امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ کا ترجمان

ہفتہ وار نقیب

پھلواری شریف پٹنہ

مدیر

مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی

معاون

مولانا رضوان احمد ندوی

اس شمارہ میں

- اللہ کی باتیں، رسول اللہ کی باتیں
- دینی مسائل
- ڈاکٹر محمد منظر وسیمؒ
- پندرہ روزہ تعمیر حیات کا خصوصی شمارہ
- عصبیت ایک خطرناک زہر
- حج بیت اللہ ایک کثیر المقاصد عبادت
- آسام کا ایک مختصر سفر
- ووٹروں کی فہرست میں نام درج......
- اخبار جہاں، ملی سرگرمیاں، ہفتۂ رفتہ

جلد نمبر 59/69 شمارہ نمبر 41 مورخہ ۲۸ر صفر المظفر ۱۴۴۱ھ مطابق ۲۸ر اکتوبر ۲۰۱۹ء روز سوموار

ملک کی موجودہ صورت حال اور اس کا حل

امیر شریعت مفکر اسلام حضرت مولانا محمد ولی صاحب رحمانی مدظلہ، سجادہ نشین خانقاہ رحمانی مونگیر

ملک کی جو موجودہ صورت حال ہے اور جس طرف ملک جارہا ہے، خاص طریقہ پر نئی حکومت کے بعد جو سو فیصدی مسلم مخالف حکومت بنی ہے اور جارحیت کے ساتھ ہندو فاشزم کو بڑھانا چاہتی ہے، مسلمانوں میں مختلف قسم کا تاثر پیدا ہورہا ہے، مختلف قسم کا ذہن بنا ہے، اور مختلف قسم کی سوچ کی لکیریں ان کی پیشانی پر ابھر رہی ہیں، اور عام طور پر مسلمان یہ سمجھ رہے ہیں کہ ہم لوگ آہستہ آہستہ مخالفانہ ماحول میں زیادہ سے زیادہ گھستے چلے جارہے ہیں اور ایسے ماحول کی طرف بڑھ رہے ہیں کہ مسلم مخالف ذہن رکھنے والا پورے ملک پر حاوی ہوجائے گا۔

یاد رکھئے! یہ جو مختلف حکومتیں ہیں، ان کی عمر تھوڑی ہے، اس لئے کہ یہ حکومتیں مختلف شخصیتوں کی گرد گھومتی ہیں، کسی تنظیم کے تحت نہیں ہیں، کسی نقطۂ نظر کے تحت نہیں ہیں، چنانچہ جب تک یہ شخصیتیں ہیں اور الیکشن میں ان کو کامیابی مل رہی ہے، ان کی حکومتیں ہیں، ان کی حکومت ختم ہونے میں بہت دن نہیں لگیں گے، اس لئے ان کے بارے میں زیادہ فکر مند ہونے کے بجائے ہمیں اپنے اقدام کا جائزہ لینا چاہئے کہ موجودہ حالات میں ہمیں کیا کرنا چاہئے۔

آج ہماری حالت یہ ہے کہ ہم میں سے ہر فرد اور ہر شخص کے اندر تشویش ضرور ہے، لیکن اس تشویش کے نتیجہ میں کسی اقدام کے لئے ہمارا ذہن تیار ہوا ایسا ہرگز نہیں ہے، ہم موجودہ ماحول میں کیا کریں اور ہم موجودہ ماحول میں کیا کر سکتے ہیں، اس کے لئے ہمارا ذہن کچھ سوچ نہیں پارہا ہے۔

مسئلہ ہمارا جو سب سے بڑا مسئلہ اس ملک کے اندر سامنے آرہا ہے، وہ یہ ہے کہ ہم لوگوں نے اپنی اجتماعی زندگی کو آگے بڑھانے کے لئے کوشش بہت کم کی، ہم لوگ ساری عمر انفرادی زندگی کے بنانے میں گذار دیتے ہیں، اجتماعیت کی اور ملت کو سنوارنے کی کوئی فکر نہیں کرتے، تعلیم جو سب سے بڑا موضوع ہے، اس پر بھی مدرسوں سے آگے نہیں بڑھتے، یقیناً مدرسوں کا بنانا، مدرسوں کا بڑھانا اور مدرسوں کے ذریعہ اسلام کے پیغام کو پھیلانا یہ عظیم الشان کام ہے اور نئی نسل کو اسلام سے واقف کرانے کے لئے، انہیں مسلمان بنائے رکھنے کے لئے مدارس کی خدمت اور اہمیت ہے اور بلاشبہ مدارس نے مسلمانوں کی تعلیمی ضرورت کو بھی پورا کیا ہے، اس میں کوئی شبہ نہیں ہے۔ مگر تعلیم کے دوسرے بہت سے شعبے بھی ہیں، جن میں بھی ہمیں آگے بڑھنا چاہئے۔

ابھی جو مسئلہ ہمارے سامنے اہم بن کر کھڑا ہے، وہ ہے ہماری اجتماعی زندگی کا، بحیثیت مسلمان ہم اور آپ کس طرح محفوظ رہیں، کس طرح اپنے دینی تشخص کے ساتھ باقی رہیں یہ بڑا سوال ہے، بیشک ہم نے آپ نے مدرسوں کو ترقی دی، مدرسوں کو آگے بڑھایا، بڑا کام کیا لیکن یاد رکھئے، قوم وملت کی زندگی اور قوم وملت کی ترقی کے لئے مدرسہ بنانے اور مدرسہ چلانے کا اقدام ایک حصہ ہے، سارے حصے نہیں ہیں، ہمارے ذہن میں یہ رہنا چاہئے کہ جو بچے ہمارے یہاں مدرسوں میں پڑھتے ہیں، جن کو ہم اسلامی تعلیمات سے واقف کراتے ہیں، ان کی تعداد ان بچوں کے مقابلے میں بہت تھوڑی ہے، جو اسکول جارہے ہیں، کالج جارہے ہیں، حکومت کی ایک رپورٹ کے مطابق مدرسوں میں آنے والے بچے صرف چار فیصدی ہیں، بقیہ یا تو کسی تعلیم گاہ میں جاتے نہیں ہیں یا اگر جاتے ہیں تو وہ اسکول کی راہ اپناتے ہیں، اب جو بچے اسکول جارہے ہیں ان کی صورت حال یقیناً آپ نے غور کیا ہوگا، دین کے معاملے میں صفر کے برابر ہے، ہمارے جو بچے کسی تعلیمی ادارے سے جڑے نہیں ہیں، ان کی فکر تو ہمیں کرنی ہی ہے، وہ تو امت کی ہر ذی ہوش فرد کی ذمہ داری ہے، لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہمیں اپنی توجہ ان بچوں کی طرف بھی مبذول کرنی چاہئے، جو کالج اور اسکول جاتے ہیں، مگر دین سے بالکل واقف نہیں ہیں۔

بہت سے طلبہ اسکول اور کالج میں پڑھنے والے میرے پاس آتے ہیں، دعا کر دیجئے، میں میٹرک کا امتحان دے رہا ہوں، کامیاب ہوجاؤں، پلس ٹو کا امتحان دے رہا ہوں، کامیاب ہوجاؤں، آئی اے، بی اے کا امتحان دے رہا ہوں کامیاب ہوجاؤں، سیکڑوں بچے آتے ہیں اور یہ سلسلہ امتحان سے چھ مہینہ پہلے سے شروع ہوجاتا ہے، میں ان بچوں سے سوالات کرتا ہوں ذرا کلمہ طیبہ پڑھ کے بتاؤ، یقین مانیے، سو میں تیس چالیس ایسے ضرور ہوتے ہیں، جو کلمہ طیبہ سمجھتے بھی نہیں ہیں، جب ان سے کہتا ہوں کہ کلمہ طیبہ نہیں سمجھتے ہو تو لا الٰہ ہی پڑھو تو کچھ لڑکوں نے لا الٰہ کہنے کے بعد اللہ تک کلمہ پڑھ کے سنایا مگر محمد رسول اللہ نہ پڑھ سکے، کیا کہوں، اچھی خاصی تعداد ایسے بچوں کی مل جاتی ہے جو کلمہ طیبہ پڑھنا نہیں جانتے، اور وہ مسلمان بچے ہیں اور امت کے ذی ہوش فرد بن رہے ہیں، اب ذرا غور کیجئے ہماری کیسی نسل تیار ہورہی ہے، جو اسلام کے کلمہ سے بھی واقف نہیں ہے۔ اسلام اور اسلامی تعلیمات کے بارے میں اس کا کیا حال اور رویہ ہوگا وہ خود آپ سمجھ سکتے ہیں، میں نے لڑکوں سے پوچھا، نماز پڑھتے ہو؟ اس نے کہا نہیں، میں نے کہا جمعہ کی نماز، تو کہا ہاں جمعہ کی نماز پڑھتے ہیں، میں نے پوچھا اس میں کیا پڑھتے ہو، رکوع میں جاتے ہو، سجدے میں جاتے ہو، تو کیا پڑھتے ہو، اس کو نہ رکوع کا پتہ تھا، نہ سجدے کا پتہ تھا، وہ سجدہ اور رکوع بھی نہیں جانتا تھا، سجدے میں کیا پڑھنا ہے یہ تو دور کی بات ہے، بہرحال بہت سے پڑھے لکھے بچے ہماری مسجدوں کے اندر جمعہ کی نماز پڑھنے کے لئے آتے ہیں، مگر ان کو نماز کی کوئی تفصیل معلوم نہیں ہوتی ہے، کلمہ نہیں یاد ہوتا ہے، تو اب ہم غور فرمائیں، ہماری نگاہوں کے سامنے جو نسل تیار ہورہی ہے، وہ نسل کس طرح کی پڑھی لکھی مسلمان تیار ہورہی ہے، اس کی بات تو ابھی چھوڑ دیجئے، جو کسی طرح کی تعلیم حاصل نہیں کررہی ہے، وہ تو ایک الگ مسئلہ ہے، جس پر مستقل غور وفکر کی ضرورت ہے۔

ہماری یہ ذمہ داری ہے کہ اسکول اور کالج کے بچوں کے لئے ایسا نظام بنائیں کہ وہ بھی دین سے واقف ہوسکیں، اس کی سب سے بہتر شکل یہ ہے کہ ہم لوگ اسکول کے بچوں کو اپنے مدرسوں میں ایک گھنٹے کے لئے بلالیں اور دین کی بنیادی باتیں کلمہ، درود، استغفار، نماز اور نماز کا طریقہ، وضو کا طریقہ، روزے کی تفصیل وغیرہ سب آہستہ آہستہ ان کو بتائیں۔

یاد رکھئے، اس ملک میں مسلمانوں کو مسلمان رکھنے کے لئے اس بات کی سخت ضرورت ہے کہ انہیں دین کی بنیادی باتوں سے واقف کرایا جائے، اور طالب علمی کے زمانے میں واقف کرایا جائے، جب وہ اسکول میں پڑھ رہے ہوں اور اسکول میں ان کی تعلیم جاری ہو اسی زمانے میں ان کو نماز روزے کے مسائل بتائے جائیں، نماز کا عادی بنایا جائے، روزے کا عادی بنایا جائے، السلام علیکم، وعلیکم السلام کہنا سکھایا جائے، مصافحہ کرنے کا عادی بنایا جائے، یعنی دین اس کے خمیر میں داخل کیا جائے۔

دین اس کی گھٹی میں جب تک داخل نہیں ہوگا، ہم مسلمان بن کر زندہ نہیں رہ سکیں گے، ابھی چند دنوں کی بات ہے کہ ایک ہمارے مخلص اور بڑے دین دار حاجی صاحب کے یہاں میرا جانا ہوا، وہ اپنے ناتی کو میرے سامنے لائے، ناتی ان کے دو تھے اور دونوں اسکول میں پڑھ رہے تھے، اسکول کی تعلیم کا اثر ان پر یہ تھا کہ مصافحہ کرنے کا طریقہ بھی ان دونوں کو معلوم نہیں تھا، ایسا کیوں ہوا، اس لئے کہ ہمارے گھروں میں دین کی تعلیم، دین کی تہذیب سکھائی نہیں جارہی ہے، ماشاء اللہ ہم نمازی ہیں، حاجی ہیں، دین سے واقف ہیں، دین پر ہمارا عمل بھی ہے، لیکن بچوں کو صرف وہی معلوم ہے جو اسکول میں سکھایا جارہا ہے، صرف اسی تہذیب اور ثقافت سے وہ واقف ہے جو تہذیب وثقافت اسلام اور اسلامی شعار سے کوئی تعلق نہیں رکھتی، ایسی صورت حال میں ہم سبھوں کی ذمہ داری ہے کہ جتنا ہمارے بس میں ہو، اسکول کے بچوں کو اپنے مدرسوں میں لاکر یا اسکول میں جاکر روزانہ آدھا گھنٹہ یا ایک گھنٹہ ان کو دین سکھائیں، وضو اور نماز کا طریقہ سکھائیں تاکہ وہ بچپن سے مشاق ہوجائیں، پورا دین تو ہم سکھا نہیں سکتے، لیکن جتنا دین کا ضروری حصہ ہے ان کو سکھا سکتے ہیں اور ہمیں یہ ضرور سکھانا چاہیے۔

ہمارے ملک کے بنیادی مسائل یہ ہیں!

”ہمارے ملک کے بنیادی مسائل نہ عالمی حالات ہیں نہ جنگ کے خطرات ہیں، نہ اقتصادی کمزوری ہے اور نہ غیر یقینی سیاسی حالات، اس ملک کا بنیادی مسئلہ یہ ہے کہ یہاں خطرناک حد تک ایمانداری، اخلاص، شرافت اور رواداری کم ہوگئی ہے، اقتصادی میدان میں جو بحران نظر آرہا ہے وہ اس لئے نہیں کہ یہاں وسائل اور ذرائع کی کمی ہے، ایمانداری اور اخلاص کی کمی ہی نے ملک کو غریب بنا رکھا ہے، شرافت، رواداری اور اصول پسندی کے فقدان نے سیاسی انارکی پھیلا دی ہے، سیاسی جماعتیں خدمت کرنے، ظالموں کا ہاتھ روکنے اور مظلوموں کو سنبھالنے کے بجائے الیکشن جیتنے کی مشنری بن کر رہ گئی ہے، ہم سبھوں کی ذمہ داری ہے کہ، ایمانداری، اخلاص، شرافت اور رواداری کے جذبہ کو فروغ دیں۔“

(امیر شریعت رابع حضرت مولانا منت اللہ صاحب رحمانیؒ)

اللہ کی باتیں ---- رسول اللہ کی باتیں

مولانا رضوان احمد ندوی

انسانی مساوات کا پیغام

ہم نے اولاد آدم کو عزت بخشی اور ان کو خشکی وتری میں سفر کے لئے سواری دی اور پاکیزہ چیزیں بطور روزی عطا کیں اور ان کو اپنی بہت سی مخلوقات پر فضیلت دی (بنی اسرائیل)

وضاحت: اللہ تعالیٰ نے اپنی تمام مخلوقات میں انسانوں کو سب سے افضل واشرف مخلوق بنایا اس کو عقل وشعور کی نعمت عطا کی، تاکہ وہ خیر وشر میں تمیز کرے، علم وفکر کی دولت سے نوازا تاکہ وہ اللہ کی بنائی ہوئی چیزوں پر غور خوض کرے اور اس کے پیدا کرنے والے خالق کائنات سے محبت کا جذبہ ہو، کیونکہ اللہ نے انسانوں کو اس زمین پر سراپا انس ومحبت بنا کر بھیجا کہ انسان آپس میں مل جل کر خوشگوار زندگی گذارے، انسانی ہمدردی کی بنا پر قرابت داروں، غریبوں، بے کسوں اور محتاجوں سے حسن سلوک کرے، مگر افسوس ہے کہ آج ہماری نگاہوں پر تعصب کا موٹا پردہ حائل ہوگیا ہے اور ہم اپنے مقام ومنصب کو فراموش کر بیٹھے، آج کا انسان اپنے معیار اخلاق وشرافت کو چھوڑ دیا اور جانوروں کی سطح پر آ گیا، ساری اخلاقی تعلیمات اور مذاہب وادیان کے منشور کو بالائے طاق رکھ دیا اور انسانوں کے ہی خون کا پیاسا بن بیٹھا، عدل وانصاف کے تمام پیمانوں کو بدل دیا، اور خود ساختہ منصف بن گیا، اس کے اندر خود غرضی، حرص وطمع اور نفس پرستی کا رجحان بڑھ گیا، جاہلی ثقافت کو پروان چڑھانے لگا، ایسے نازک حالات میں آج انسانیت کراہ رہی ہے، سسک رہی ہے، انسانیت پوری طرح پامال ہوتی نظر آرہی ہے، یہی وہ بنیادی اسباب ہیں جن کی وجہ سے انسان قلبی اطمینان وسکون کی دولت سے محروم ہوتا جارہا ہے، اس لئے آج ضرورت ہے کہ دنیا کے امن پسند لوگ دل کے بگاڑ کی اصلاح کی فکر کریں اس کے اندر انسانی حمیت وغیرت کو بیدار کریں اور بیمار ذہنیت کے فکر ونظر کے زاویہ کو بدلیں تاکہ قافلہ انسانیت کی نیّا طوفانی موجوں سے نکل کر ساحل مراد تک پہونچ سکے، اور اس کے نتیجہ میں دنیا حقیقی معنی میں جنت کا نمونہ بن سکے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں جو جامع تاریخی خطبہ دیا، یہ خطبہ بنیادی انسانی حقوق کا اصل منشور ہے، جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انسانی مساوات، انسانی زندگی کا احترام اور عورتوں کے حقوق کے تحفظ کا واضح اعلان واظہار کیا، آپ صلی اللہ علہ وسلم نے فرمایا: لوگو! تمہارا رب ایک ہے، تمہارا باپ ایک ہے، تم سب آدم کی اولاد ہو اور آدم مٹی سے بنے تھے، تم میں سے اللہ کے نزدیک معزز وہ ہے جو زیادہ تقویٰ شعار ہے، کسی عربی کو کسی عجمی پر تقوی کے سوا فضیلت نہیں، ہاں جاہلیت کے تمام دستور میرے پاؤں کے نیچے ہیں اور جاہلیت کے تمام آثار وتفاخر ختم کئے جاتے ہیں۔

سات خوش نصیب لوگ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: سات لوگوں کو اللہ تعالیٰ اس دن اپنے سائے میں جگہ دے گا، جس دن اس کے سائے کو چھور کر کوئی دوسرا سایہ نہیں ہوگا (۱) انصاف پسند بادشاہ (۲) ایسا نوجوان جو اپنے پروردگار کی عبادت میں پلا بڑھا ہو (۳) وہ آدمی جس کا دل مسجدوں میں اٹکا رہتا ہو (۴) وہ دو لوگ جو اللہ کی خاطر محبت کرتے ہوں، ملاقات کرتے ہوں تو اللہ کی خاطر اور الگ ہوتے ہیں تو صرف اللہ کی خاطر (۵) وہ آدمی جس کو خوبصورت عورت گناہ کی طرف بلائے تو وہ کہے میں اللہ سے ڈرتا ہوں (۶) وہ آدمی جو صدقہ چھپ کر کرے یہاں تک کہ اس کے بائیں ہاتھ کو معلوم نہ ہو کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا اور (۷) وہ آدمی جو تنہائی میں اللہ کا ذکر کرے اور اس کی آنکھیں آنسوؤں سے تر ہو جائیں۔ (صحیح مسلم شریف)

مطلب: اس حدیث شریف میں محسن انسانیت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا وآخرت کی کامیابی کا راز بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جب بندے کا اپنے پروردگار سے تعلق مضبوط ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنے سایہ رحمت میں ڈھانپ لیتے ہیں، اللہ کی بندگی اور لوگوں کے ساتھ تعلق کے اعتبار سے دو قسمیں کی گئی ہیں، انسانوں کا انسانوں سے تعلق اور انسانوں اور رب کا تعلق، ان سات لوگوں میں چار پہلی قسم میں آتے ہیں اور باقی تین کا شمار دوسری قسم میں ہوتا ہے، وہ نوجوان جو اللہ کی اطاعت اور اس کی رضا وخوشنودی حاصل کرنے کی فکر میں رہتا ہو تو اس کے نتیجہ میں اس کی تمام خواہشات خیر کے تابع میں ہوجاتی ہیں، اس میں نوجوانوں کیلئے اس بات کی رہنمائی ہے کہ اگر وہ بھری جوانی اور طاقت وقوت کی عمر میں اطاعت کی راہ پر گامزن ہو تو ان کا بڑھاپا بھی قابل ستائش ہوتا ہے، اور اگر جوانی بے لگام ہوجاتی ہے تو اس سے معصیتیں بھی عام ہوجاتی ہیں اور اس کے برے اثرات سماج اور معاشرہ پر پڑنے لگتے ہیں، اس لئے نوجوانوں کی اصلاح وتربیت کی فکر پر خاص توجہ دینی چاہیئے، تاکہ اس کو زندگی کے تمام میدانوں میں اپنی ذمہ داریوں کا احساس ہو اور وہ خود اپنے لئے اور اپنے معاشرہ کے لئے صحیح اور مفید کام کرنے والا بن جائے، اور ہر نوجوان کو یہ سمجھنا چاہئے کہ زندگی صرف اور صرف ایک بار ملتی ہے، اور یہ مرنے کے بعد ختم ہو جائے گی، جوانی کا معاملہ بھی ایسا ہی معاملہ ہے کہ وہ دوبارہ لوٹ کر نہیں آتی ہے، دنیاوی اعتبار سے آدمی اپنی جوانی میں اپنے بوڑھاپے کا انتظام کرتا ہے، جبکہ بڑھاپے اور پیرانہ سالی خود اس بات کی علامت ہے کہ زندگی کا سفر ختم ہونے پر ہے تو پھر کیوں نہ جوانی کے محدود زمانے کو آنے والے لامحدود زمانے کے لئے سعادت اور فلاح کا زمانہ بنایا جائے۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی ایک روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پانچ چیزوں سے پہلے پانچ چیزوں کو غنیمت جانو، بڑھاپے سے پہلے جوانی کو، بیماری سے پہلے صحت کو، فقر سے پہلے مالداری کو، مشغولیت سے پہلے فراغت کو اور موت سے پہلے زندگی کو۔ ان احادیث سے معلوم ہوا کہ ہر نوجوان کو پاک دامن شریفانہ زندگی گذارنی چاہئے تاکہ آخرت کی زندگی پر لطف اور خوشگوار انداز میں بسر ہو سکے، اللہ تعالیٰ ہر نوجوان کو اس کی توفیق دے۔

دینی مسائل

مفتی احتکام الحق قاسمی

قرآن کریم کی تلاوت کے فائدے:۔

میرے گھر میں قرآن کریم رکھے ہوئے ہیں، گھر کی عورتیں نماز پڑھتی ہیں لیکن قرآن کریم کی تلاوت نہیں کرتیں، میں چاہتا ہوں کہ آپ قرآن کریم کی تلاوت کے کچھ فائدے بیان فرمادیں تاکہ انہیں اس جانب رغبت ہو۔

الجـــــواب وباللّٰہ التـــــوفیق

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا مقدس ترین کلام ہے، جو انسانیت کی ہدایت کے لئے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا، اس کتاب ہدایت کے ساتھ محبت ووابستگی اللہ رب العزت کے ساتھ محبت ووابستگی کی علامت ہے، اس کی تلاوت باعث رحمت وبرکت اور اس پر عمل دنیا وآخرت میں عزت وسربلندی اور کامیابی وکامرانی کا ضامن ہے، جب کہ اس سے بے توجہی وبے رغبتی اور اس کے حکم سے روگردانی اللہ تعالیٰ سے عداوت اور دنیا وآخرت کی تباہی وبربادی کا ذریعہ ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان اللہ یرفع بھذا الکتاب اقواما ویضع بہ آخرین (الصحیح مسلم ۱/ ۲۷۲)

اللہ تعالیٰ اس کتاب مقدس کے ساتھ وابستگی کے باعث بہت سے لوگوں کو سربلندی کی نعمت سے نوازتے ہیں جبکہ بہت سے لوگوں کو اس سے پہلوتہی اختیار کرنے پر ذلت وپستی سے ہمکنار کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قرآن کریم کے ہر حرف پر دس نیکیاں ملتی ہیں، الٓمٓ میں تین حرف ہیں تیس نیکیاں ملیں گی، اس طرح تھوڑی سی تلاوت پر انسان اپنے نامہ اعمال میں بہت سی نیکیوں کا ذخیرہ جمع کر لیتا ہے۔

عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرا حرفا من کتاب اللہ فلہ بہ حسنۃ والحسنۃ بعشر امثالھا، لااقول آلم حرف، الف حرف ولام حرف ومیم حرف (سنن ترمذی ۲/ ۱۱۹)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ رب العزت کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ جو آدمی قرآن کریم کی تلاوت میں مصروفیت کی وجہ سے دعا نہیں مانگ سکا پروردگار کہتے ہیں کہ اسے مانگنے والوں سے بہتر عطا کروں گا، یقول الرب تبارک وتعالیٰ من شغلہ القرآن عن ذکری ومسالتی اعطیتہ افضل مااعطی السائلین (سنن ترمذی ۲/ ۱۲۰)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن پڑھا کرو، کیونکہ قرآن کریم قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کی سفارش کرے گا۔ اقراوالقرآن فانہ یاتی یوم القیامۃ شفیعا لاصحابہ (الصحیح لمسلم ۱/ ۲۷۰)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی قرآن کا ماہر ہو یعنی تجوید کی رعایت اور روانی کے ساتھ قرآن پڑھتا ہو وہ معزز، محترم فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور جو اٹک اٹک کر پڑھتا ہو یعنی قرآن پڑھنے میں مشقت ہوتی ہو اسے بھی دوہرا اجر ملے گا۔ الماھر بالقرآن مع السفرۃ الکرام البررۃ والذی یقرا القرآن ویتعتع فیہ وھو علیہ شاق لہ اجران (الصحیح لمسلم ۱/ ۲۶۹)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے گھروں میں ذکر وتلاوت کا عمل جاری رکھو، کیونکہ اس سے گھروں میں برکت ہوتی ہے، سورہ بقرہ کی تلاوت کرو گھر شیطانی اثرات سے محفوظ رہے گا۔ لاتجعلوا بیوتکم مقابر ان الشیطان ینفر من البیت الذی تقرأفیہ سورۃ البقرۃ (الصحیح لمسلم ۱/ ۲۶۵، باب استحباب صلوۃ النافلۃ فی بیتہ)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر رات سورہ کہف کی تلاوت کرو فقر وفاقہ سے محفوظ رہو گے۔ من قرأ سورۃ الواقعۃ فی کل لیلۃ لم تصبہ فاقۃ ابدا رواہ البیھقی فی شعب الایمان

آپ نے فرمایا سورہ ملک کی تلاوت کرو کیونکہ یہ سورہ اپنے پڑھنے والوں کے لئے شفاعت کرے گی، یہاں تک کہ اس کی مغفرت کرا چھوڑے گی۔ ان سورۃ من القرآن ثلاثون ایۃ شفعت لرجل حتی غفر لہ وھی تبارک الذی بیدہ الملک (سنن ترمذی ۲/ ۱۱۷)

آپ نے فرمایا: یہ سورہ اپنے پڑھنے والوں کو عذاب قبر سے نجات دلائے گی۔ ھی المانعۃ ھی المنجیۃ تنجیہ من عذاب القبر (سنن ترمذی ۲/ ۱۱۷) آپ کا معمول مبارک ہر رات سورہ ملک کی تلاوت کا تھا (سنن ترمذی ۲/ ۱۱۷) قرآن کریم کی تلاوت فائدے سے خالی نہیں، بے شمار فضائل حدیث کی کتابوں میں مذکور ہیں، ہر مرد وعورت کو چاہئے کہ اس کتاب مقدس کی تلاوت کا روزانہ کچھ نہ کچھ معمول بنائے اس کے ترجمہ کو پڑھنے اور سمجھنے کی کوشش کرے، ان شاء اللہ اس کے بہتر اثرات وثمرات مرتب ہوں گے۔ فقط

نماز سے باہر سجدہ تلاوت کا حکم:

اگر نماز کے باہر دوران تلاوت آیت سجدہ آجائے تو کیا فوراً سجدہ کرنا ضروری ہے یا بعد میں بھی کر سکتے ہیں؟

الجـــــواب وباللّٰہ التـــــوفیق

نماز کے باہر آیت سجدہ کی تلاوت پر فوراً سجدہ کرنا ضروری نہیں ہے بعد میں بھی کر سکتے ہیں لیکن بوقت تلاوت سجدہ کر لینا بہتر ہے۔ ولا تجب علی الفور حتی لو سجد لھا بعد سنۃ او اکثر تقع اداءً لا قضاءً لعدم التقیید بالوقت (حلبی کبیر ۵۰۱)

امارت شرعیہ بہار اڑیسہ وجھارکھنڈ کا ترجمان

ہفتہ وار نقیب پھلواری شریف، پٹنہ

پھلواری شریف

جلد نمبر 59/69 شمارہ نمبر 41 مورخہ ۲۸/صفر المظفر ۱۴۴۱ھ مطابق ۲۸/اکتوبر ۲۰۱۹ء روز سوموار

ہندوستان میں فاقہ کشی

ترقی کے تمام دعووں کے باوجود فاقہ کشی کے معاملہ میں ہندوستان اپنے قریبی ممالک، نیپال، بنگلہ دیش اور بقول کسے کنگال پاکستان سے بھی آگے ہے، انسانی امداد کے لیے کام کرنے والی دو تنظیموں کی طرف سے ۱۱۷ ملکوں کے سروے کے بعد جاری رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ فاقہ کشی میں ہندوستان ۱۱۷ ملکوں میں ۱۰۲ ویں نمبر پر ہے، گلوبل ہینگر انڈکس میں صفر کا مطلب ہوتا ہے کہ کوئی فاقہ کش نہیں ہے، یہ اس معاملہ میں سب سے اچھا سمجھا جاتا ہے، پھر یہ تعداد جس قدر اوپر ہوتی جاتی ہے، فاقہ کشی کا تناسب بڑھتا جاتا ہے، ۱۰۰ ویں نمبر کو بدتر اور اس سے اوپر والے کو فاقہ کشی کے اعتبار سے بدترین سمجھا جاتا ہے، جائزہ رپورٹ کے مطابق صفر کے مقابلے ہندوستان کا نمبر ۱۰۲ ہے، اس سے یہاں کی حالت زار کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

فاقہ کشی کا بڑا تعلق ملک کی معاشی صورت حال سے ہے، اس معاملہ میں ولڈ اکانومک فورم (WEF) کے سالانہ عالمی مسابقت میں ہندوستان انٹھاون سے اڑسٹھ ویں مقام پر آ گیا ہے، کمپنی چلانے کے معاملہ میں اس کا مقام پندرہواں، شیر ہولڈر کے معاملہ میں دوسرا مارکیٹنگ کے معاملہ میں تیسرا رہا ہے، تعجب خیز بات یہ ہے کہ اس مقابلہ میں سنگاپور نے اول مقام حاصل کر کے امریکہ کو دوسرے نمبر پر دھکیل دیا ہے، ہندوستان موجودہ بگڑتی ہوئی حالت کے بارے میں یہ کہہ کر اپنے کو تسلی دے سکتا ہے کہ اس کے دوسرے پڑوسی ممالک کی حالت ان سے زیادہ خراب ہے، اس لیے کہ سری لنکا ۸۶ ویں، بنگلہ دیش ۱۰۵ ویں، نیپال ۱۰۸ ویں اور پاکستان اس فہرست میں ۱۱۰ ویں مقام پر ہے، امریکہ کے بعد علی الترتیب ہانگ کانگ، نیدرلینڈ اور سوئزرلینڈ تیسرے چوتھے اور پانچویں نمبر پر ہے۔

ظاہر ہے جب آمدنی نہیں ہوگی، بے روزگاری کا سامنا کرنا ہوگا، فاقہ کشی میں لوگ مبتلا ہوں گے تو صحت کس طرح اچھی رہ پائے گی، صحت مند زندگی کے امکان کے معاملہ میں بھی ہندوستان کا نمبر ۱۰۹ ویں نمبر پر ہے، یہ رپورٹ حکومت کو اس سمت میں بہتر اور عمدہ اقدام کے لئے ابھارتی ہے، کاش کہ ہمارے حکمراں ان امور کی طرف بھی توجہ دیتے۔

منصوبہ بند قتل

کملیش تیواری کو اس کے اپنے قریبی لوگوں نے ڈرامائی انداز میں ٹھکانے لگا دیا، یہ ڈرامائی انداز ہی تو ہے کہ فون پر ملاقات کا وقت طے کیا، آنے کے بعد چائے پیا، قاتلوں نے مٹھائی کے ڈبہ میں چاقو اور اسلحہ چھپا رکھا تھا، جس وقت قاتل کملیش کے دفتر میں داخل ہوئے گارڈ سو رہا تھا، اور نوکر سوراشٹر جیت پان لانے گیا تھا، بیوی بھی اندر جا کر خراٹے لے رہی تھی، پولیس کو بلانے کے لئے حادثہ کے بعد ۱۰۰ نمبر پر مسلسل فون کرنے پر بھی کسی کا نہ آنا یہ بتاتا ہے کہ کوئی مضبوط منصوبہ بندی کی گئی تھی، کملیش نے جس طرح آنے والوں کی خاطر تواضع کی اس سے تو یہی پتہ چلتا ہے کہ ان کے آپسی مراسم بہت اچھے اور گہرے تھے، میدان خالی دیکھ ایک گولیوں کی بارش کر دی اور دوسرے نے چاقو سے پندرہ وار حلق پر کر ڈالا، نتیجہ ظاہر ہے کملیش کی زندگی کا خاتمہ ہوگیا۔

کملیش گستاخ رسول تھا، وہ اس جرم کی سزا بھی کاٹ چکا تھا، وہ ہندو مہاسبھا کا ریاستی صدر اور ہندو سماج پارٹی کا قومی صدر تھا، اس کے قتل میں اس کے قریبی لوگوں کا ہاتھ ہے، پولیس کی یہ رائے ہے، اس کی ماں کسم تیواری وزیر اعلیٰ ادتیہ ناتھ یوگی کو مورد الزام ٹھہراتی ہے اور اس کا یہ جملہ بہت بامعنی ہے کہ ''اکھلیش اور اعظم کے دور میں میرے بیٹے کو کچھ نہیں ہوا، تب کوئی انگلی نہیں لگا پائے، یوگی سرکار میں ہندو ہونے کے باوجود میرے بیٹے کو مروا دیا، کملیش کی ماں بپھری شیرنی کی طرح ٹی وی اینکروں کی بھی خبر لی، جب ایک اینکر نے کہا کہ اس سے ہندو مسلم میں تناؤ ہوگا تو اس نے اینکر کو کہا کہ ہندو مسلم تم لوگ کر رہے ہو، میں تو کہتی ہوں کہ یہ ہندو مسلم کا معاملہ نہیں ہے، تم لوگ زبردستی مجھ سے بلوانا چاہتے ہو، میں نے کہہ دیا ہے کہ اسے کس نے مارا یا مروایا ہے، کسم تیواری کے یہ کہنے پر اینکر کی بولتی بند ہوگئی اور کسم تیواری وہاں سے اٹھ کر چلتی بنی۔

ہمارے سوشل میڈیا کے قلم کاروں نے اس واقعہ پر اس قدر خوشی کا اظہار کیا اور مسلسل مختلف گروپ میں اتنے پوسٹ ڈالے کے اس قتل کا رخ مسلمانوں کی طرف کر دیا گیا اور خبر ہے کہ مولانا محسن شیخ، رشید پیٹھان اور فیضان کو دیر رات گجرات اے ٹی اس نے گرفتار کرلیا ہے، دو اور مجرم کی تلاش جاری ہے۔

ایسے موقع سے مسلمانوں کو جو حکمت عملی اپنانی چاہیے وہ ان میں بڑی حد تک مفقود ہے، مومن کی فراست بڑی چیز ہوتی ہے، اس سے ڈرنے کی بات کہی گئی ہے، ایسے موقعوں سے ہمیں باشعور قوم کی طرح کام کرنا چاہیے، بابری مسجد کا فیصلہ بھی آنے والا ہے، اگر ہمارے شعور کا یہی حال رہا تو ''جرم بے گناہی'' میں سزایاب ہوں گے، اس لیے ہمیں بڑوں کے چشم و ابرو ہی نہیں احکام وہدایت پر عمل کرنے کا مزاج بنانا چاہیے، اور پوری حکمت کے ساتھ کام کرنا چاہیے۔

دودھ میں ملاوٹ

ابھی چند ہفتہ قبل ملاوٹ کے نقصانات پر روشنی ڈالی گئی تھی اور بتایا گیا تھا کہ غذائی اجناس میں ملاوٹ ہماری صحت پر کس طرح اثر انداز ہو رہی ہے، اب تازہ سروے دودھ میں ملاوٹ کا آیا ہے، پہلے یہ ملاوٹ پانی کی ہوتی تھی اور ہم تمیز نہیں کر پاتے تھے کہ دودھ میں پانی ملایا گیا ہے یا پانی میں دودھ، اس ملاوٹ سے دودھ کی غذائیت میں فرق آتا تھا، لیکن صحت کو نقصان نہیں پہونچتا تھا، اب دودھ میں پانی کے ساتھ ان چیزوں کو ملایا جا رہا ہے جو انسانی صحت کے لئے انتہائی مضر ہیں، اس سلسلے میں گیارہ سو تین شہروں میں ان اس اس اے نے ایک ساتھ سروے کرایا تھا، ریاست بہار کے ستاون شہروں سے پٹنہ سمیت دودھ کے دو سو پچھتر نمونے لئے گئے تھے، جن میں پینتالیس فی صد میں ملاوٹ کی گئی تھی، ۳۷ء۷ فی صد پیکٹ بند دودھ کی افادیت میں کمی پائی گئی جب کہ کھلے دودھ کے ۴۷ فی صد نمونوں کے نتائج غذائیت اور افادیت کے اعتبار سے مایوس کن تھے، ہندوستان کی غذا تحفظ ایجنسی نے ان حالات پر انتہائی بے اطمینانی کا اظہار کیا ہے، سروے رپورٹ میں واضح کیا گیا ہے کہ پورے ہندوستان کے گیارہ سو تین شہروں سے کل چھ ہزار چار سو بتیس نمونے حاصل کیے گیے تھے، جن کی جانچ کی گئی تھی، اس سلسلے میں سب سے خراب حال تلنگانہ کا ہے، مدھیہ پردیش اور کیرل دوسرے اور تیسرے مقام پر ہے، ملاوٹ نقصان دہ اجزاء افلاٹاکس ایم اور انٹی بائیٹک کی گئی تھی، سات فی صد نمونوں میں پایا گیا کہ پیکٹ بند دودھ کی پرسیسنگ میں مختلف جراثیم سے تحفظ کا خیال نہیں رکھا گیا تھا، بارہ فی صد نمونوں میں یوریا، ڈٹرجنٹ ہائیڈروجن، پیرا آکسائڈ اور بنوٹا لائیزر جیسے نقصان دہ اجزا پائے گئے، ایک سو چھپن نمونوں میں مالٹوڈکٹین اور اٹھہتر نمونوں میں چینی کی آمیزش کی گئی تھی، سروے میں کہا گیا ہے کہ کہ ملاوٹ کے باوجود ترانوے فی صد دودھ پینے کے لائق ہے حالاں کہ اس کی افادیت میں کمی ہے اور اس سے غذائیت جس قدر حاصل ہونی چاہیے تھی نہیں ہو رہی ہے۔ دودھ میں مضر صحت اجزاء کی موجودگی صرف ملاوٹ ہی کی وجہ سے نہیں ہے، بلکہ جانوروں کو جو چارہ کھلایا جا رہا ہے وہ اس کے اثرات بھی دودھ پر پڑتے ہیں، یہ چارہ کیمیاوی کھادوں کے ذریعہ اپجائے جاتے ہیں، بعض چارے میں جراثیم ہوتے ہیں جو چارہ کے ساتھ دودھ دینے والے جانوروں کے پیٹ میں جا کر اس کے ذریعہ پیدا ہونے والے دودھ کو آلودہ کر دیتے ہیں، ہندوستان دودھ کی پیداوار کرنے والے ممالک میں بہت آگے ہے، بلکہ اس نے ۱۸-۲۰۱۷ء میں ۱۷ء۷ اکروڑ میٹرک ٹن دودھ پیدا کر کے ایک نمبر پر اپنی جگہ بنالی ہے، یہاں مویشی پال کر ۷ء۳۰ کروڑ لوگ اپنی ضرورتیں پوری کرتے ہیں، ساڑھے چھ لاکھ کروڑ روپے کے دودھ یہاں سے فراہم ہوتے ہیں۔

ضرورت یہ ہے کہ اس سروے کو سامنے رکھ کر دودھ کی غذائیت کو فروغ دینے اور ملاوٹ کم بلکہ ختم کرنے کے لئے اقدامات کیے جانے چاہیے اور ترجیحی بنیاد پر جانوروں سے زیادہ دودھ حاصل کرنے کے لیے دوا اور انجکشن کے سلسلہ پر پابندی لگا جائے کیوں کہ اس کی وجہ سے دودھ کی مقدار تو بڑھ جاتی ہے لیکن دودھ کے استعمال کا جو فائدہ ہمیں ملنا چاہیے وہ نہیں مل پاتا ہے۔

دعا کی سزا

دعا پر بھی سزا دی جاتی ہے ایسا شاید پہلے کبھی آپ نے نہیں سنا ہوگا، لیکن بی جے پی حکومت میں کچھ بھی ممکن ہے، واقعہ پہلی مجیب ضلع کے بیسل پور تحصیل کا ہے، اس تحصیل کے تحت ایک گاؤں غیاث پور ہے، یہاں کے پرائمری اسکول کے ہیڈ ماسٹر فرقان علی کو ضلع انتظامیہ نے اس الزام میں معطل کر دیا کہ وہ بچوں سے اقبال کی مشہور نظم ''لب پہ آتی ہے دعا بن کے تمنا میری'' پڑھوا رہے تھے، حالاں کہ یہ وہ نظم ہے جس میں علامہ اقبال نے اللہ سے بچوں کی زبانی اعلیٰ اخلاقی اقدار طلب کیا ہے اور اس نظم کو وہ لوگ بھی شوق سے گنگناتے ہیں جو دعا کے قائل نہیں، انہیں بھی اسے گا کر قلبی سکون ملتا ہے کیوں کہ اس نظم میں اقبال نے اللہ سے جو مانگا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ زندگی شمع کی صورت ہو جائے تا کہ دنیا سے اندھیرا دور ہو سکے اور ہر جگہ اجالا ہی اجالا ہو، شاعر تمنا کرتا ہے کہ پھول سے جس طرح چمن کی زینت ہوتی ہے اسی طرح میرے دم سے میرے وطن کی زینت ہو جائے، وہ پروانے کی صورت بن کر علم کی شمع سے محبت کرنے والا بن جائے، اسے دردمندوں، ضعیفوں سے محبت کرنا آجائے، اور غریبوں کی حمایت اس کی زندگی کا نصب العین ہو، وہ تمنا کرتا ہے کہ اللہ اسے برائی سے بچا کر نیکیوں کے راستے پر گامزن کر دے، غور کریں تو اس نظم میں جو کچھ اللہ سے مانگا جا رہا ہے، اس سے ایک اچھے انسان کی شکل وصورت ہمارے سامنے آتی ہے، اس نظم میں کوئی ایسا لفظ نہیں ہے، جسے دہشت گردی سے جوڑا جا سکتا ہو، لیکن پریشان کرنا ہے تو ''ساگ میں شوربا'' بھی اعتراض کا سبب بن جاتا ہے۔

پر لطف بات یہ ہے کہ یوپی سرکار بچوں کو اردو کی نصابی کتاب جو مفت دیتی ہے اس کے سرورق پر یہ نظم چھپی ہوئی ہے، ماسٹر فرقان علی ایک اچھے استاذ ہیں، جس اسکول سے انہیں معطل کیا گیا وہاں ۲۶۷ بچے بچیاں تعلیم حاصل کرتے ہیں، ماسٹر فرقان علی کے چلے جانے سے انہیں اپنا مستقبل تاریک نظر آتا ہے، اس لیے ان تمام نے اسکول کا بائیکاٹ کر رکھا ہے کہ ہمارے استاذ کو واپس کرو تب ہم اسکول پڑھنے آئیں گے۔

۱۲/اکتوبر کو یہ معاملہ سوشل میڈیا پر وائرل ہوا، ۱۳/اکتوبر کو انہیں معطل کیا گیا اور ۱۴/اکتوبر کو ان کی معطّلی ختم کی گئی، لیکن ان کا تبادلہ ایک دوسرے اسکول میں ہیڈ ماسٹر کے طور پر کر دیا گیا، اور سخت ہدایت دی گئی ہے کہ آئندہ لڑکوں سے ''لب پہ آتی ہے'' جیسا قابل اعتراض گیت نہیں گوانا ہے، ورنہ سخت کارروائی کی جائے گی۔

میرا احساس یہ ہے کہ کارروائی کرنے والے اس دعا کے مراد ومفہوم سے نا واقف ہیں، یوں بھی اردو سے سرکاری افسران نابلد ہی ہوتے ہیں، اپنی جہالت کا احساس انہیں نہیں ہوتا، انہیں صرف کسی نہ کسی بہانے مسلمانوں کو پریشان کرنا ہے اور آر ایس ایس اور وشو ہندو پریشد اور ان کی حلیف جماعت کے چشم و ابرو پر چل کر سرخ رو ہونا ہے اور ترقی کے منازل طے کرنے ہیں، یہ ایک خطرناک رجحان ہے جو بی جے پی دور حکومت میں پورے ہندوستان میں تیزی سے پھیل رہا ہے، اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی کے دور حکومت میں اس نے کچھ زیادہ ہی فروغ پایا ہے۔

یادوں کے چراغ

ڈاکٹر محمد منظر وسیمؒ

: مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی

امارت شرعیہ ٹیکنیکل انسٹی چیوٹ مظفر نگر گلاب باغ پورنیہ کے صدر اور سابق سکریٹری، ضلع کرکٹ ایسوسی ایشن پورنیہ، بھاشا بہار ہیلتھ سروس ایسوسی ایشن کے سابق صدر، ضلع اسپورٹس ایسوسی ایشن کے نائب صدر بہار کرکٹ ایسوسی ایشن اور انڈین میڈیکل ایسوسی ایشن کے تاحیات رکن، سابق سول سرجن پورنیہ مشہور آرتھو پیڈ (ہڈی کے) معالج، ڈائرکٹر انسٹی چیوٹ ہیلتھ اینڈ فیملی ویلفیر پٹنہ جناب ڈاکٹر محمد منظر وسیم کا انتقال ۸/اکتوبر ۲۰۱۹ء مطابق ۸/صفر ۱۴۴۱ھ بروز منگل صبح کے آٹھ بج کر چالیس منٹ پر ہو گیا، جنازہ کی نماز اسی دن بعد نماز مغرب ادا کی گئی، چھوٹی مسجد لائن بازار پورنیہ کے امام مولانا مبارک حسین نے جنازہ کی امامت کی اور لائن بازار قبرستان میں تدفین عمل میں آئی، پس ماندگان میں اہلیہ، چار لڑکے، ڈاکٹر محمد ذکی وسیم، ڈاکٹر محمد سعادت حسین، محمد اشہر صبا وسیم، محمد زید بن وسیم اور دو لڑکی شہلا وسیم زوجہ ڈاکٹر محمد سفیان لکھنؤ اور سروش امان ہیں، آخر الذکر غیر شادی شدہ اور ان کی تعلیم جاری ہے، جبکہ محمد زید بھی ابھی کٹیہار میڈیکل کالج میں اپنی تعلیم جاری رکھے ہوئے ہیں، ڈاکٹر ام وسیم نو سال قبل سے دل کے مریض تھے، بلڈ پریشر اور شوگر نے ان کی صحت کو گذشتہ دس سالوں میں کافی متاثر کیا تھا، اور بالآخر اسی بیماری دل نے ان کا کام تمام کر دیا، انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ڈاکٹر محمد منظر وسیم بن محمد امان اللہ (حی القائم) بن بدر الدین (م ۱۹۶۱ء) بن محمد بخش بن عالم بخش کی پیدائش بہاری گنج ضلع مدھے پورہ ان کی نانی ہال میں ہوئی، ان کے نانا کا نام محمد موسیٰ تھا، تعلیمی اسناد کے مطابق ان کی تاریخ پیدائش یکم جنوری ۱۹۵۱ء ہے، ابتدائی تعلیم بھنگرا، ڈاکخانہ بھونا پور، بلاک ڈھمد اہا ضلع پورنیہ کے مکتب میں ہوئی، ہائی اسکول، انٹرمیڈیٹ مدھے پورہ سے کیا، جہاں ان کے دادا وکالت کرتے تھے، ام بی بی ایس پٹنہ میڈیکل کالج پٹنہ سے ۱۹۷۶ء اور ایم ایس دربھنگہ میڈیکل کالج دربھنگہ سے ۱۹۸۳ء میں مکمل کیا، ۱۹۷۷ء میں بھگوان پور شہر مظفر پور کے محمد نواب کی دختر نیک اختر سے رشتۂ ازدواج میں منسلک ہوئے، انہوں نے ۱۹۸۵ء میں محکمہ صحت میں ایک ڈاکٹر کی حیثیت سے کام شروع کیا، متعینہ اوقات کار کے بعد وہ ذاتی پریکٹس بھی کرتے تھے، دھیرے دھیرے ان کی مہارت اور دست شفا کا تذکرہ لوگوں میں پھیلتا چلا گیا، اس کی وجہ سے ان کی مقبولیت میں اضافہ ہوا، اور اس شہرت کا فائدہ محکمہ جاتی ترقی میں بھی انہیں ملا، چنانچہ ۲۰۱۰ء میں وہ پورنیہ سول سرجن کے عہدے پر مامور ہوئے اور 2015ء تک اس عہدہ کو زینت بخشا، ۲۰۱۸ء میں ان کا محکمہ جاتی تبادلہ پٹنہ ہو گیا اور یہاں وہ ڈائرکٹر اسٹیٹ انسٹی چیوٹ ہیلتھ اینڈ فیملی ویلفیر آخر وقت تک رہے، اور وقت موعود آنے پر رخت سفر باندھ لیا۔

ڈاکٹر صاحب مرحوم انتہائی خوش اخلاق ملنسار، سرگرم خدمت گار، ملی مسائل کو حل کرنے کے لئے مسلسل کوشاں رہتے تھے، وہ میٹنگوں میں کم بولا کرتے تھے، لیکن بہت ناپ تول کر اور سوچ سمجھ کر بولنے کے عادی تھے، کامیاب منصوبہ بندی اور ان منصوبوں کو اختتام تک پہونچانے کا حوصلہ رکھتے تھے، وہ امارت ٹیکنیکل انسٹی چیوٹ پٹنہ سے ابتداء سے ہی جڑے، زمانہ تک سکریٹری کی حیثیت سے کام کیا اور ادھر دو سالوں سے وہ انسٹی چیوٹ کے صدر کے عہدہ پر فائز تھے، امارت ٹیکنیکل کو ان کی مقبولیت شہرت اور کام کرنے کے طریقے سے بڑا فائدہ پہونچا، انہوں نے اس ادارہ کو پروان چڑھانے میں اپنی بہترین توانائی صرف کی، وہ تقریر سے زیادہ عمل کے قائل تھے اور اللہ رب العزت نے انہیں کم گو بنا کر ان کی عملی صلاحیت میں اضافہ کر دیا تھا۔ ڈاکٹر صاحب وقت ضائع نہیں کرتے تھے، فضول گوئی، مجلس آرائی سے دور رہتے، دوسروں کی عیب جوئی تو بہت دور کی بات ہے آپ کے یہاں تو ان مباح امور کی بھی گنجائش نہیں تھی جو نہ دنیا میں سود مند اور نہ ہی آخرت میں کار آمد ہوتے ہیں۔

میری ملاقات ان سے اچھی خاصی تھی، کئی بار ان کی مہمان نوازی سے ان کے گھر پر مستفیض ہوا، کئی میٹنگوں میں ان کے ساتھ رہا، اندازہ ہوا کہ وہ لوگوں کو ساتھ لے کر چلنے کے عادی ہیں، مشوروں میں اپنی رائے پر جمنے اور اڑنے کا مزاج بھی نہیں تھا، وہ اپنی بات انتہائی معقولی اور منطقی انداز میں پیش کرتے، اکثر ان کی اس طرز گفتگو کی وجہ سے ان کی تجویز منظو ہوا کرتی اور اگر دوسرے لوگوں کی طرف سے ان کی تجویز کی عدم مناسبت ظاہر ہوتی تو وہ اس کے ماننے پر اصرار نہیں کرتے تھے۔

ابھی چند ماہ قبل وہ امارت شرعیہ تشریف لائے تھے، مفکر اسلام امیر شریعت حضرت مولانا محمد ولی رحمانی دامت برکاتہم سے دیر تک پورنیہ ٹیکنیکل کے مسئلہ پر تبادلہ خیال کیا اور کام کو آگے بڑھانے کے لئے نئے منصوبے بنائے، مگر اللہ کو یہی منظور تھا کہ وہ اپنے اعمال خیر کا جزا پانے کے لئے اللہ کے یہاں حاضر ہو جائیں، زندگی اتنی ہی ملی تھی ، اسے انہوں نے مخلوق خدا کی خدمت کے لئے لگا دیا، اور اللہ کے یہاں اس حوالہ سے بہترین سرمایہ لے کر

بقیہ حضرت مولانا سید محمد واضح رشید حسنی ندوی .... جس میں امارت شرعیہ کے تمام ذمہ دار اصحاب وکارکنان نے اس سانحہ پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا، اور اللہ سے ان کے لئے مغفرت اور بلندی درجات کی دعا کی کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں درجات عالیہ سے سرفراز فرمائیں اور پسماندگان کو صبر وسکینت سے نوازے۔ آمین

یہ خصوصی شمارہ نہ صرف مولانا کی حیات وخدمات اور سوانحی خاکوں کا مرقع ہے بلکہ عہد جدید کی دینی، تعلیمی، سماجی اور معاشی احوال وکوائف کا منظر نامہ بھی ہے، اس طرح یہ ایک رہنما مجلّہ ہے، جس کی روشنی میں مطالعہ کو زیادہ وسیع کیا جا سکتا ہے، البتہ سیر وسوانح سے خصوصی دلچسپی رکھنے والوں کے لئے ایک گرانقدر علمی دستاویز ہے، اس لئے انہیں ضرور مطالعہ کرنا چاہیے۔

کتاب کی طباعت وکاغذ قدرے معیاری ہے، علم دوست حضرات 200 روپے بھیج کر ادارہ تعمیر حیات دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ 226007 سے طلب کر سکتے ہیں۔

کتابوں کی دنیا

تبصرہ کے لئے کتابوں کے دو نسخے آنے ضروری ہیں

پندرہ روزہ ''تعمیر حیات'' کا خصوصی شمارہ

حضرت مولانا سید محمد واضح رشید حسنی ندوی

: مولانا رضوان احمد ندوی

پیش نظر مجلّہ ''پندرہ روزہ تعمیر حیات'' لکھنؤ کا خصوصی شمارہ مولانا سید محمد واضح رشید حسنی ندوی کی حیات وخدمات پر مشتمل ہے جو چند ماہ قبل طبع ہو کر منظر عام پر آیا، اس شمارہ میں ملک کے ۱۳۵ ممتاز مشاہیر ومعاصرین نے اپنے اپنے انداز میں واقعات ومشاہدات کی روشنی میں حضرت مولانا مرحوم پر اپنے تاثرات کا اظہار کیا اور ہر ایک نے عقیدت میں ڈوب کر اور محبت سے سرشار ہو کر ان کی عظمت کا اعتراف کیا ۳۳۰ صفحات پر مشتمل اس خصوصی شمارہ میں کچھ مضامین ایسے بھی ہیں جو نہایت ہی جامع اور معلومات افزا ہیں، حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی، امیر شریعت مفکر اسلام حضرت مولانا محمد ولی رحمانی، پروفیسر سید احتشام احمد ندوی کے علاوہ ان کی خانگی زندگی کی جھلکیوں پر مولانا کے عزیز واقارب کی تحریریں قابل قدر ہیں، مولانا کی جدائی پر اظہار غم کرتے ہوئے حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی مدظلہ نے فرمایا کہ مولانا سے کئی دہائیوں سے ہر وقت کا ساتھ تھا اور ان کے مشوروں سے صرف تعلیمی اور اپنے ذاتی وخاندانی مسائل میں ہی مدد نہیں ملتی تھی بلکہ ملی واجتماعی کاموں میں بھی بہت فائدہ محسوس ہوتا تھا، اس لئے میرے لئے ذاتی طور پر ایسا خلا ہے جو پر ہوتا نظر نہیں آتا، وہ مجھ سے اگرچہ عمر میں چھوٹے تھے لیکن باکمال بھائی تھے، میں نہیں سمجھتا تھا کہ مجھے ان کی جدائی کا صدمہ اٹھانا پڑے گا، لیکن جو آیا ہے وہ اللہ کے ہاں سے اپنی عمر اور اپنا رزق لے کر آیا ہے، وکان امر اللہ قدرا مقدورا (ص ۱۴)

مجلّہ کے ایڈیٹر مولانا شمس الحق ندوی نے اپنے اداریہ میں اس شمارہ کی خصوصیات پر لکھا کہ اس خصوصی شمارہ میں آپ کو مولانا رحمہ اللہ کی دینی وروحانی واخلاقی شخصیت سے بھی تعارف حاصل ہوگا، ان کے تعلیمی افکار وتربیتی انداز بھی معلوم ہوں گے، ان کی شخصیت میں ودیعت گوہر شناسی، مردم خیزی اور مردم سازی کا جوہر بھی آپ کو ملے گا، ادب وصحافت میں ان کی حیثیت ومقام، فکرِ اسلامی کے فروغ میں ان کا کردار اور مغرب کی فکری یلغار اور اس کے سد باب کے طور پر ان کی طرف سے پیش کیے گئے حل بھی آپ کے سامنے آئیں گے، اور نور علی نور، قرآنی نکتہ آفرینی کی مہک، سیرت پاک کی عطر بیزی اور حب اصحابِ رسول کی خوشبو سے بھی آپ کے مشام قلب وذہن، مشک بار ہوں گے۔ (ماخوذ اداریہ ص ۱۰)

بلاشبہ مولانا کی ذات گوناگوں صفات اور متنوع کمالات کا مجموعہ تھی، علم، تواضع خاندانی شرافت میں اپنی مثال آپ تھے، مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابو الحسن علی ندوی رشتے میں آپ کے سگے ماموں بھی تھے، اور مربی ورہنما بھی وہ اپنے برادر مکرم اور ہم سب کے مخدوم ومرشد امت حضرت مولانا رابع حسنی ندوی ناظم دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنو وصدر آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ سے مجاز بیعت بھی تھے، ان بزرگوں کے دامن تربیت میں کمال بلندی تک جا پہونچے، حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی اور مولانا سید محمد واضح رشید ندوی دونوں بھائیوں کی قلبی محبت دنیا والوں کے لئے قابل تقلید نمونہ تھی، گھر کے علاوہ سفر وحضر میں رفاقت رہتی، مولانا نے مختلف ممالک کے دعوتی اسفار بھی کئے اور اعزازات وانعامات سے بھی نوازے گئے، یقین مانئے مولانا بزرگی اور سادگی میں سب سے ممتاز تھے، بلکہ وہ اس کے عظیم پیکر تھے، دیکھنے والوں کی نگاہیں کہہ رہی تھیں کہ جس کا چہرہ اس قدر روشن وتابناک ہے، اس کا دل نہ جانے کیا ہوگا، ذکر وتلاوت اور تسبیح واذکار روز کا معمول تھا، اور اسی فکر کی آبیاری طلبہ میں بھی کرتے رہے کہ تعلیم وتربیت کا بنیادی مقصد اللہ کی رضاء وخوشنودی اور نجات اخروی ہے، اور یہی فکر ان کے دامن گیر رہتی، مولانا نے دو درجن سے زیادہ اردو اور عربی میں کتابیں بھی تصنیف کیں جو علم وادب کا گنجینہ اور بیش بہا خزانہ ہے، محسن انسانیت حضورؐ، سلطان ٹیپو شہید، مسئلہ فلسطین اور ادب الصحوۃ الاسلامیہ وغیرہ ان کی مشہور اور مقبول ترین کتابیں ہیں، مولانا ندوۃ العلماء کے معتمد تعلیم، رابطہ ادب اسلامی اور مجلس تحقیقات ونشریات اسلام کے جنرل سکریٹری کے علاوہ نہ جانے کتنے ہی دینی اداروں اور درسگاہوں کے سرپرست تھے، وہ گرچہ اسٹیج کے آدمی نہ تھے، مگر اپنی پختہ علمی صلاحیت اور فکری تجربے سے سب کو قوت وتوانائی بخشتے رہے۔ اس حقیر کو دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنو کے ۷/ سالہ تعلیمی وتربیتی زندگی میں جن چند اساتذہ کرام سے قلبی تعلق وانس قائم تھا ان میں ایک مولانا مرحوم بھی تھے، میں نے ان سے کئی کتابیں پڑھیں، ادب وانشاء کی مشق بھی اپنی استطاعت کے مطابق سیکھی، وہ بس اپنے کام سے کام رکھتے تھے، وقت کو کبھی ضائع نہیں کیا، ہمہ وقت اپنے مقصد میں سرگرم عمل رہے، رفتار وگفتار میں بزرگوں جیسی شان رکھتے تھے، لباس سادہ تھا، کھانا پینا بھی معمولی ہوتا، وہ مجھ پر بڑی شفقت ومحبت فرماتے، ندوہ سے فراغت کے بعد بھی ان سے میری اکثر ملاقاتیں ہوا کرتی تھی، ہر ملاقات میں یہی محسوس ہوتا کہ میں کسی فرشتہ صفت انسان سے مل رہا ہوں، ان کے چہرے کی سنجیدگی اور معصومیت سے دل میں گداز پیدا ہوتا تھا اور اپنائیت کا احساس ابھرتا تھا، ۱۶/دسمبر ۲۰۱۸ء کو آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی مجلس عاملہ کے موقعہ پر کئی ملاقاتیں ہوئیں، کبھی دسترخوان پر اور کبھی مہمان خانہ کے برآمدے پر، خندہ روئی سے ملتے جلتے، دست شفقت پھیرتے یہ نہیں جانتا تھا کہ یہ آخری ملاقات ہے، اچانک ان کے انتقال کی خبر سے دل بجھ سا گیا، وہ امارت شرعیہ پھلواری شریف سے عقیدت مندانہ تعلق رکھتے تھے اور اس کا اظہار بھی فرماتے، ہمارے مخدوم محترم مفکر اسلام حضرت امیر شریعت مولانا محمد ولی رحمانی مدظلہ نے ان کی وفات پر دلی صدمے کا اظہار کیا اور اپنی بے پناہ مصروفیات ومشغولیات سے وقت فارغ کر کے اظہار تعزیت کے لئے تکیہ کلاں کا سفر بھی فرمایا ازیں قبل آپ کی ہی صدارت میں ایک تعزیتی نشست ہوئی، (بقیہ پچھلے کالم میں)

عصبیت: ایک خطرناک زہر

مولانا شمیم اکرم رحمانی معاون قاضی امارت شرعیہ

اسلام سے قبل پوری دنیا بالخصوص عرب کے حالات نا گفتہ بہ تھے سیکڑوں خرابیاں اور بے شمار برائیاں سماج میں رائج تھیں انسان کی سب سے بڑی حرماں نصیبی یہ تھی کہ اس نے زمین کے مختلف ٹکڑوں، خاندان کی تفریقوں، زبان کے اختلافوں اور نفس کے تقاضوں کی بنیاد پر انسانی رشتے قائم کر لئے تھے، نتیجتاً سماجی زندگیوں میں مختلف طرح کی ناہمواریاں پیدا ہوگئیں تھیں کہیں صنف نازک پر غیر انسانی سلوک کو روا سمجھا جاتا تھا تو کہیں نسلی منافرت اور طبقاتی کشمکش جاری تھے ایک قبیلہ دوسرے قبیلے کے رسوم و عادات میں شریک ہونا گناہ سمجھتے تھے مناسک حج میں قریش دوسرے حجاج سے الگ رہتے تھے معاشرے میں نفرت وعداوت کا بازار گرم رہا کرتا تھا ہر قبیلہ دوسرے قبیلے کو خود سے کمتر سمجھتا اور خود کو افضل باور کرانے کے ہتھکنڈے اپناتا تھا اور اس کے لئے قتل وخوں کی ندیاں تک بہا دیا کرتا تھا ایک ایک لڑائی چالیس چالیس سال تک جاری رہتی تھی بسا اوقات باپ مرنے سے قبل بیٹوں کو وصیت کر جاتا کہ فلاں شخص اور فلاں قبیلہ تمھارا دشمن ہے جب تک ان سے بدلہ نہ لے لینا چین سے نہ بیٹھنا اس طرح نسل بعد نسل لڑائیاں منتقل ہوتی رہتی تھیں اور سکون و اطمینان کے محلات کو خاکستر کرتی رہتی تھیں۔

ایسے تعصب زدہ اور انسانیت سوز حالات میں سب سے پہلے اسلام نے علاقائی ونسلی تفریق اور طبقاتی نظام کے خلاف علم بغاوت بلند کیا اور پوری قوت کے ساتھ دنیا کو وحدت انسانی کا درس دیا بانگ دہل یہ صدا لگائی **انا خلقنا کم من ذکر و انثی و جعلنا کم شعوبا و قبائل لتعارفوا ان اکرمکم عنداللہ اتقاکم** (القرآن) ہم نے تم سب کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا لیکن ہم نے تمہارے خاندان الگ بنائے تمہارے قبیلے الگ بنائے تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو اللہ کے نزدیک تم میں سب سے بہتر شخص وہ ہے جو سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہو۔

وحدت انسانی کی یہ صدا محض صدائے بازگشت نہیں تھی بلکہ تعصب کی تمام شکلوں پر کاری ضرب تھی، قومی، لسانی، وطنی، قبائلی اور نسبی تعصب پر براہ راست حملہ تھا جس کی تاب لانا عصبیت کی فضا میں پلنے والی قوم کے لئے آسان نہ تھا نتیجہ یہ نکلا کہ پورا معاشرہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف برسر پیکار ہوگیا آپ پر اور آپؐ کے اصحاب پر پھبتیاں کسی جانے لگیں، پھر فطری طور پر یہاں سے حق وناحق کے درمیان جنگیں شروع ہوگئیں باطل پوری قوت کے ساتھ ہتھیاروں سے لیس ہوکر میدان میں آیا لیکن حق سے مقابلے کی تاب نہ لا سکا اور آخر کار پاش پاش ہوا اسلامی تاریخ اور سیرت کی تمام کتابیں گواہ ہیں کہ ۲۳ سالہ مختصر مگر منظم جد جہد کے بعد ہر طرح کی عصبیتوں اور تنگ نظریوں سے پاک ایسے سماج کی تشکیل عمل میں آئی جہاں عربی عجمی کالے گوڑے اور بڑے چھوٹے کے درمیان کسی طرح کی کوئی دیوار حائل نہیں تھی ہر شخص ایک دوسرے سے محبت کرتا اور ایک دوسرے کے دکھ درد میں شریک ہوتا تھا، رحم وکرم، خیر خواہی اور امن پسندی جیسی صفتیں ہر شخص کے رگ وریشے میں رچ بس گئی تھیں اور کسی بھی شخص کی افضلیت کی بنیاد مال و دولت حسب ونسب اور رنگ ونسل کے بجائے محض خشیت الٰہی بن چکی تھی سچ معنوں میں ایسا حسین اور مستحکم معاشرہ تیار ہوا تھا جو چشم فلک نے کبھی نہیں دیکھا تھا لیکن جوں جوں عہد رسالت ﷺ سے دوریاں بڑھتی گئیں اور اسلامی مزاج سے ہم آہنگی ختم ہوتی گئی معاشرہ بگڑتا چلا گیا اور آج تباہی کے دہانے پر کھڑا ہے ہر طرح کی اخلاقی خرابیاں ہمارے سماج کا حصہ بن رہی ہیں بغض وعداوت کے گندے اثرات ہر جگہ پھیل رہے ہیں ظلم وناانصافی کا دور دورہ ہے محبت کی جگہ نفرتوں اور اخوت اسلامی کی جگہ مسلکی جھگڑوں کو پھلنے پھولنے کا موقع مل رہا ہے جس کے نتیجے میں ہمارا سماج اندرونی طور پر کمزور ہوتا جا رہا ہے مجھے یہ کہنے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں ہے کہ سماج کو کھوکھلا کرنے والے سارے جراثیم دراصل مسلمانوں کے تعصب کی پیداوار ہیں اسلئے کہ تعصب کے نتیجے میں حسد بغض اقربا پروری اور انا پرستی جیسے سیکڑوں تباہ کن اور قبیح امراض از خود جنم لیتے ہیں اور پھر جب یہ بیماریاں اپنی آخری حد کو پہونچتی ہیں تو انسانوں کے لئے ذاتی اغراض ومقاصد کی خاطر پوری انسانیت کو روندنا آسان ہو جاتا ہے انہیں نہ معصوموں کی فلک شگاف چیخیں سنائی دیتی ہیں اور نہ خاک وخوں میں تڑپتی انسانیت نظر آتی ہے

تعصب کیا ہے؟ یہ دراصل محبت یا نفرت کی ایک غیر عادلانہ اور غیر متوازن قسم ہے جس کے استعمال سے ہی اس کے حقیقی معنی پیدا ہوتے ہیں لیکن عموماً تعصب کی بنیاد پر اپنی قوم کو ناجائز طریقے سے فائدہ پہونچانے کی کوشش کی جاتی ہے اسلئے اللہ کے نبی ﷺ نے ظلم پر اپنی قوم کی مدد کرنے کو تعصب قرار دیا ہے، قلت یارسول اللہ ما العصبیۃ قال ان تعین قومک علی الظلم (ابوداود شریف)

صحابی کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ عصبیت کسے کہتے ہیں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ظلم پر اپنی قوم کی مدد کرنا عصبیت ہے۔

تعصب محض چار حرفی لفظ نہیں بلکہ اپنے نتائج وعواقب کے اعتبار سے زہر کا متبادل ہے خواہ ذات پات رنگ ونسل اور مذہب ومسلک کے نام پر ہو یا تعلیم گاہوں اور شخصیتوں کے نام پر ہر حال میں مذموم ہے اور معاشرے کی تباہی کا سب سے بڑا ذریعہ ہے تاریخ کے صفحات گواہ ہیں کہ عصبیت پسندی کے نتیجے میں ہی مسلمانوں کے رعب ودبدبہ کو پستی وذلت کے دن دیکھنے پڑے خلافت عثمانیہ کا خاتمہ ہوا اور وہ قوم جس نے فرقہ وارانہ منافرت لسانی وقبائلی عصبیت اور ہر طرح کی اونچ نیچ کا خاتمہ کر کے اخوت اسلامی کے ساتھ ساتھ شاندار اسلامی تمدن کو رواج دیا تھا اس کے ماتھے پر مظلومیت ومجبوریت کا لیبل لگ گیا مال ودولت کی ریل پیل کے باوجود پریشانی اس کی قسمت بن گئی غالباً اسی لئے علامہ شبلی نعمانی نے مسلمانوں کے تعصب کو اسلام کے زوال کی سب سے بڑی وجہ قرار دیا تھا ۱۹۰۳ء میں ایجوکیشنل کانفرنس دہلی میں خطاب کرتے ہوئے انھوں نے کہا تھا کہ مسلمانوں کے تنزل پر مصلحان قوم عرصہ سے غور کر رہے ہیں جس کے بہت سے مختلف اسباب دریافت کئے گئے ہیں میری رائے میں یہ دعویٰ کہ تنزل کے مختلف وجوہ ہیں صحیح نہیں ہے اور اگر ان چند در چند اسباب کو مان بھی لیا جائے جو تنزل کے باعث کہے جاتے ہیں تاہم جیسا کہ میں بیان کرونگا سب سے بڑا سبب اسلام کے تنزل کا مسلمانوں کا تعصب ہے (ماخوذ از تقریر کیسے کریں حصہ سوم)

بظاہر علامہ شبلی نعمانی کی باتوں سے اختلاف کی گنجائش ہے اسلئے کہ مسلمانوں کے زوال کی کوئی ایک وجہ نہیں ہے بلکہ مجموعی طور پر مختلف شعبہائے حیات میں اسلامی تعلیمات سے دوری بلکہ دستبرداری کے نتیجے میں امت محمدیہ کمزور ترین قوم بنی ہے لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ زیادہ تر عصبیتوں کی بنیاد پر ہی ایسے امور انجام دئے جاتے ہیں جن کی وجہ سے زوال مقدر بنتی ہے اور قوم حاشیے پر چلی جاتی ہے غور وفکر کرنے والے افراد جانتے ہیں کہ لاتعداد انصاف کے طالب کو عدالتوں کا چکر کاٹنے کے باوجود اسی تعصب کی وجہ سے انصاف نہیں ملتا ہے اور حقدار افراد در در کی خاک چھاننے پر مجبور ہوتے ہیں باہمی منافرت سماجی تفریق تشدد وانتہا پسندی اور فرقہ واریت بھی مختلف طرح کی عصبیتوں کے ہی اثرات ونتائج ہوا کرتے ہیں اہل دانش اور ارباب نظر سے یہ بات بھی مخفی نہیں ہے کہ تعصب کی وجہ سے کس طرح تحقیق وتفتیش کے دروازے بند ہوتے ہیں، اس میں کوئی شبہ نہیں کہ دنیا کے ہر خطے میں یہ مرض پایا جاتا ہے اور زندگی میں ہر شخص کو کبھی نہ کبھی تعصب کا شکار ہونا پڑتا ہے لیکن یہ طے ہے کہ تعصب کے کسی درجے کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے جن لوگوں نے تعصب کو ایک فطری دائرے میں محمود سمجھا ہے فی الواقع وہ تعصب نہیں فطری ہمدردی ہے جو نہ صرف جائز بلکہ بسا اوقات محمود ومقصود ہے غالباً اسی لئے اللہ کے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تعصب کی بغیر کسی تفصیل کے سخت لہجے میں مذمت بیان فرمائی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا **لیس منا من دعا الی العصبیۃ و لیس منا من قاتل علی العصبیۃ و لیس منا من مات علی العصبیۃ** (ابوداؤد)

جو عصبیت کی طرف بلائے وہ ہم میں سے نہیں جو عصبیت کی بنیاد پر لڑے وہ ہم میں سے نہیں جو عصبیت میں مبتلا ہوکر مرے وہ ہم میں سے نہیں۔

مذکورہ روایت کے ذریعہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف مطلقاً تعصب کی مذمت بیان فرمائی بلکہ متعصبین کو سخت وارننگ دیتے ہوئے انہیں اپنی جماعت سے خارج بھی قرار دیا جس سے عصبیت پسندی کی قباحتوں کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے پھر یہ کوئی ایک روایت نہیں بلکہ سیکڑوں ایسی روایتیں ذخیرۂ احادیث موجود ہیں جن میں عصبیت پسندی سے منع کیا گیا ہے اور باہم شیر وشکر رہ کر زندگی گزارنے کی ہدایت کی گئی ہے لیکن انتہائی تشویشناک بات یہ ہے کہ دور حاضر کے مسلمانوں نے اس سبق کو اپنے ذہن ودماغ سے یکسر نکال دیا ہے اور اتحاد کے وسیع ترین امکانات کے باوجود چھوٹے موٹے نظریاتی اختلافات کی بنیاد پر باہم دست وگریباں ہوگئے ہیں انہیں نہ وقت کی پکار سنائی دیتی ہے نہ قرآن وحدیث کے پیغامات سمجھ میں آتے ہیں اگر کوئی اور قوم نسلی فخر وغرور علاقائیت اور جماعتی عصبیت میں مبتلا ہوتی تو کہیں سے اس کا جواز تلاش کیا جاسکتا تھا لیکن مسلمانوں کے لئے تو تعصب کے جواز کا امکان ہی نہیں ہے۔

حدیث رسول میں تو امت مسلمہ کی مثال اس دیوار سے دی گئی ہے جس کی ایک اینٹ دوسری اینٹ کو مضبوط بناتی ہے خواہ وہ کسی مسلک اور کسی مکتبہ فکر سے تعلق رکھتا ہو مسالک کا اختلاف چلنے اور زندگی گزارنے کی مختلف راہیں تو ہوسکتی ہیں لیکن جھگڑنے کی چیز کبھی نہیں ہوسکتی جو لوگ اس حقیقت سے منھ چھپاتے ہیں اور جہلاء کے سامنے ہزاروں متفق علیہ مسائل کے بجائے چند مختلف فیہ مسائل پر بحث کرتے ہوئے نفرت کی آگ لگاتے ہیں وہ بدترین قسم کی مسلکی عصبیت میں مبتلا ہیں اور ذاتی مفاد کے حصول کیلئے امت کی اجتماعیت میں مزید سیندھ لگا کر اسلام مخالف طاقتوں کو تقویت فراہم کر رہے ہیں خواہ وہ کوئی بھی ہو اور کسی لباس میں ملبوس ہو اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا یہ ایک حقیقت ہے کہ مٹھی بھر عصبیت پسندوں نے مختلف محاذ پر امت کا بیڑا غرق کیا ہے اور ہنوز وہ اپنا کام کر رہے ہیں جبکہ دوسری طرف خاموشی چھائی ہوئی ہے لیل ونہار کی گردشیں کچھ حساس اور صاحب فکر افراد کی آنکھوں کو اشکبار ضرور کر رہی ہیں، لیکن پریشانی یہ ہے کہ دار الاسباب میں آنکھوں سے گرنے والے آنسو مصائب وآلام سے نجات نہیں دلا سکتے، ان حالات میں امت مسلمہ کے باشعور افراد کو آگے آنا ہوگا صبر وتحمل کے ساتھ سماج میں ہم آہنگی کی فضا پیدا کرنی ہوگی چھوٹوں کیلئے شفقت وخیر خواہی اور بڑوں کے لئے عزت واحترام کے جذبے کو ابھارنا ہوگا نئی نسلوں کو بہتر اخلاق وکردار کا حامل بنانا ہوگا اور چونکہ اسلام پر بلا تفریق مسلک یلغار جاری ہے اسلئے مسلکی تعصب سے بالاتر ہوکر مختلف مسالک کی نمائندہ جماعتوں کو مشترکہ مفاد کے حصول کیلئے ایک پلیٹ فارم پر آنا ہوگا، امت کے اندر اجتماعیت کے فروغ کے لئے جدوجہد کرنی ہوگی اور سماج میں مسلکوں شخصیتوں تنظیموں برادریوں اور اداروں کی بنیاد پر تعصب ونفرت کی آگ لگانے والوں سے ہوشیار رہنا ہوگا۔

اگر اب بھی ہم نے ہوش کے ناخن نہ لئے اور نفرتوں، عصبیتوں کے خلاف حسب استطاعت اپنا کردار ادا نہیں کیا تو آنے والے ایام ملک وملت کے لئے کتنے مضرت رساں ثابت ہوسکتے ہیں اس کا اندازا لگانا بہت مشکل نہیں ہے خدا ملک وملت کی حفاظت فرمائے۔

یہی مقصود فطرت ہے یہی رمز مسلمانی
اخوت کی جہاں گیری محبت کی فراوانی
(علامہ اقبال)

حج بیت اللہ: ایک کثیر المقاصد عبادت

مولانا محمد شبلی القاسمی قائم مقام ناظم امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ

اسلام ایک جامع ہمہ گیر اور فطری مذہب ہے، جن عبادتوں کا اسلام نے اپنے ماننے والوں کو پابند بنایا ہے وہ عبادتیں بھی بڑی جامع، کثیر المقاصد اور انسانوں کی ظاہری ومعنوی ضرورتوں کی تکمیل کا اہم اور فطری ذریعہ ہیں، اسلام کے پانچ بنیادی ارکان پر غور کیا جائے تو اس میں پوری دنیا نظر آتی ہے وہ ارکان دنیوی زندگی کے پرسکون اور کامیاب بنانے کے سادہ، آسان اور فطری طریقوں پر مبنی عملی مشق ہیں، یہ عبادتیں جس طرح انسانوں کو انسانیت سے قریب اور انسانیت نواز بناتی ہے اسی طرح یہ خالق ومالک اللہ رب العزت کی معرفت اوران تک رسائی کا سب سے بہتر طریقہ اوراچھی دنیا اور کامیاب آخرت کا وسیلہ ہیں، ان میں بے شمار دنیوی مصالح وفوائد مضمر ہیں، وہ فائدے انفرادی اور شخصی بھی ہیں اور ملی وجماعتی بھی مادی اور روحانی بھی۔

اسلام کی ایک اہم عبادت حج بیت اللہ ہے یہ بھی بے شمار دنیوی اور اخروی منافع کو محیط ہے، حج کا سلسلہ ماقبل اسلام بھی جاری تھا، کعبۃ اللہ شریف سے روحانی برکتوں کے حصول کے ساتھ دنیوی منافع کے حصول کی غرض سے منیٰ میں بہت بڑا میلہ اور بازار لگا کرتا تھا جہاں ایک دوسرے پر فخر کرنے اور مناظرہ ومقابلہ اوراشعار گوئی کا اسٹیج سجا کرتا تھا اور ساتھ ہی اس سے لوگ تجارتی فوائد ومنافع خوب حاصل کیا کرتے تھے، جس کو تاریخ میں ذوالمجنۃ یا سوق العرب کے نام سے جانا جاتا ہے، اسلام نے جاہلی تفاخر کو مٹا کر ان مادی پہلوؤں کو برقرار رکھتے ہوئے حج کے اخلاقی وروحانی پہلو کو اجاگر کیا اور اس کو ایک اصلاحی اور آفاقی شکل دیدی۔

سفر حج میں دنیا کے مختلف رنگوں، نسلوں اور زبانوں کے سننے، سمجھنے، دیکھنے، ان کے ساتھ رہنے اور معاملات کرنے کا ایسا تجربہ ہوتا ہے جن کی مدد سے اپنے وطن لوٹ کر مختلف المزاج اور مختلف الخیال لوگوں کے ساتھ رہن سہن، بودوباش، خرید وفروخت، سماجی اور معاشرتی زندگی کے بہت سے معاملات خوش اسلوبی سے انجام دینے کا ملکہ حاصل ہوجاتا ہے، حج کے تجربات کی روشنی میں معاشرہ سے نا اتفاقی، جہالت، عدم مساوات، ناانصافی اور اونچ نیچ کی دیواریں زمیں بوس ہوتی ہیں اور غیر انسانی رسم ورواج کے جراثیم ختم کئے جاسکتے ہیں، سرحدوں اور نسلوں کی عصبیت ختم کر کے بین الاقوامی اور عالمگیر معاشرت، تجارت اور سیاست کو فروغ دیا جاسکتا ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں حج کی افادیت کا اس طرح تذکرہ کیا ہے "**واذن فی الناس یأتوک رجالا وعلیٰ ضامر یأتین من کل فج عمیق، لیشھدوا منافع لھم (سورۃ الحج:)** ترجمہ۔ اور لوگوں میں حج کا اعلان کردو، لوگ تمہارے پاس پیدل بھی آئیں گے اور دبلی اونٹنیوں پر بھی جو دور دراز راستوں سے پہنچی ہوں گی تاکہ اپنے فوائد کے لیے آموجود ہوں۔

غرضیکہ حج دنیوی فقرواحتیاج کے خاتمہ اور اخوت وہمدردی، ثروت وغناء کے حصول کا ذریعہ ہے، اسی کی طرف رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رہنمائی کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: "**ماافتقر حاج قط**" ترجمہ:۔ "حاجی کبھی فقر وفاقہ میں مبتلا نہیں ہوتا" اس وقت انسانی جانوں اوران کے حقوق کی کوئی اہمیت نہیں رہ گئی ہے، ان حقوق کی حفاظت کے لیے دنیا میں مختلف قسم کی تدابیر اور نئے قوانین وضع کیے جارہے ہیں، اسلام میں حج کی عبادت اس اہم کام کے لیے حد درجہ مؤثر ہے، زائرین کعبہ انسانی جانوں، مالوں اور عزت وآبرو کی حفاظت کا ایسا سبق لیکر لوٹتے ہیں کہ وہ ان پر حملہ کرنا کعبہ شریف پر حملہ کرنے کے مترادف جانتے ہیں اور دونوں کے گناہ برابر سمجھتے ہیں، الغرض حج دنیوی نظم ونسق کی بہتری اور انسانوں میں جذبۂ اخوت ومروت محبت ونصرت پیدا کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔

اس کے ساتھ آخرت کی کامیابی، اللہ رب العزت کی خوشنودی، اس کی معرفت اوراس تک رسائی وقربت اور اپنا سب کچھ نثار کر کے محبوب حقیقی کی یافت ودریافت کا راستہ بھی حج ہے، حاجی کے ہر عمل سے معبود حقیقی سے عشق وفدائیت کا اظہار واعلان ہوتا ہے، وہ اللہ ہی اللہ کا ورد کرتا ہے اور شب وروز اسی وظیفہ سے قلبی سکون حاصل کرتا رہتا ہے، اس کو پانے کے لیے دکان ومکان بلاد ووطن، اولاد، دولت، حب جاہ، حب نفس حتیٰ کے لباسِ فاخرہ تک کو قربان کردیتا ہے کبھی کعبہ کا چکر لگاتا ہے، کبھی صفاء ومروہ کی سعی کرتا ہے، کبھی ملتزم اور کعبۃ اللہ کی دیواروں سے لپٹ کر روتا بلکتا ہے، اور عاشقی کا لباس احرام کی دو چادریں پہن کر عشق کی جملہ اداؤں کے ساتھ اپنی قیام گاہوں سے "**لبیک، اللھم لبیک، لبیک لاشریک لک لبیک، ان الحمد والنعمۃ لک والملک لاشریک لک**" کا ترانہ دیوانگی کے ساتھ پکارتے ہوئے میدان منیٰ وعرفات اور مزدلفہ کی راہ لیتا ہے، کبھی خیمہ میں، کبھی دھوپ کی تمازت میں، کبھی سایہ میں، کبھی کھلے آسمان کے نیچے اپنے خالق ومالک کی عبادت ودعاء میں مصروف رہتا ہے۔ شب وروز مسلسل اعمال حج کی مصروفیت سے جسم تھکا تھکا سا ہے؛ مگر مولیٰ کی رضامندی اوراس کی جستجو کے لیے مشکل سے مشکل عمل کر لینے کا ہر وقت پختہ عزم، میدان مزدلفہ میں رات کھلے آسمان کے نیچے کنکڑیوں اور سنگریزوں کے بستر پر گزار کر سورج نکلتے ہی رمی جمار کر کے غیر اللہ کو اپنی راہوں سے دفع کرتا ہے، بالوں کا حلق کرواتا ہے اور جانوروں کی شکل میں اپنی جانوں کا نذرانہ بھی رب کے حضور آخر پیش کر ہی دیتا ہے اوران سب کا بس ایک ہی منشاء ہے کہ محبوب حقیقی مل جائے، اس کی رضا وخوشنودی حاصل ہوجائے، پھر وہ دن بھی آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان اداؤں، شوق وطلب، اضطرار و وارفتگی اور فریادوں کے بدلے انہیں اپنی رضاء ومحبت سے نواز دیتا ہے، ان کے گناہ بخش دیتا ہے اور انہیں اپنا مقرب بنالیتا ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان عاشقوں اور رب کے متوالوں کو گناہوں کی معافی کا پروانہ اور جنت کا مژدہ اس طرح دیتے ہیں "**الحج المبرور لیس لہ جزاء الا الجنۃ**" (البخاری) حج مقبول کا بدلہ جنت ہی ہے، اور ایک موقع سے فرمایا: "**من حج البیت فلم یرفث ولم یفسق رجع کیوم ولدتہ امہ**" (البخاری) جس شخص نے بیت اللہ شریف کا حج کیا اوراس حج کو گناہ، فسق وفجور سے بچایا تو وہ حج کی برکت سے اس طرح پاک وصاف ہوجاتا ہے کہ جیسے وہ بچہ جس کی ولادت آج ہی ہوئی ہو۔

اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ میرے بندے حج کی ان مادی اور روحانی نعمتوں کے حقدار بن جائیں، ظاہری اور معنوی برکتوں سے سرفراز ہوجائیں اس لیے اس نے حج کی عبادت مشروع فرمائی اور بوقت استطاعت مسلمانوں پر اسے فرض قرار دیا اور ارشاد فرمایا "**وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا**" "اور اللہ کے لیے حج ان لوگوں پر لازم ہے جو بیت اللہ شریف کے آنے جانے کی استطاعت رکھتا ہو" قرآن واحادیث میں متعدد مقامات پر مختلف الفاظ وانداز سے حج کے فضائل ذکر کیے گئے ہیں، اور استطاعت کے باوجود حج نہ کرنے پر سخت وعید بتائی گئی ہے، قرآن کریم نے استطاعت کے باوجود حج نہ کرنے کو "**ومن کفر**" سے تعبیر کیا ہے ارشاد ہے "**وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا ومن کفر فان اللہ غنی عن العٰلمین**" ترجمہ:۔ "اور اللہ کو پانے کے لیے ان لوگوں پر جو حج بیت اللہ شریف کے سفر پر قادر ہیں حج کرنا لازم ہے اور جو کفر کرے تو وہ جان لے کہ اللہ تعالیٰ جہاں والوں سے بے نیاز ہے"۔ اس آیت میں باوجود استطاعت حج نہ کرنے کو کفر کہا گیا ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے لوگوں کو سخت تنبیہ فرمائی "**ومن ملک زاداًاو راحلۃ تبلغہ الیٰ بیت اللہ ولم یحج فلا علیہ ان یموت یھودیاًاو نصرانیاً**" (الترمذی) جو شخص حج بیت اللہ کے لیے زادراہ اور سواری کی سہولت کے باوجود حج نہ کرے تو اس کا اس حالت میں ہونا یہود ونصاریٰ کی موت کے برابر ہے، حج کے فضائل حاصل کرنے، مکۃ المکرّمہ اور مدینہ منورہ کے مقدس مقامات کی زیارت اور حضور سرور کونین کی قبر پاک پر حاضری کا شرف پانے کے لیے ایک بندۂ مومن جسے اللہ اوراس کے رسول سے واقعی عشق ہے ہر وقت بے چین رہتا ہے، دعائیں کرتا ہے اور رب سے اس دیار کی حاضری کی سعادت مانگتا رہتا ہے، حج کے سفر سے یقیناً عشق حقیقی کے دروازے کھلتے ہیں قدم قدم پر قدرت کے مظاہر اوراس کی نشانیاں ایمان میں اضافہ کرتی ہیں، انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اوران کے متبعین کی یادیں تازہ ہوتی ہیں، دنیا کی بے وقعتی وبے ثباتی اور آخرت کی ابدی زندگی دلوں میں جانشیں ہوتی ہیں وحدانیت اور عبودیت سمجھ میں آتی ہے، مالک اور بندوں کا رشتہ عیاں ہوتا ہے، اسلام کی ابتدائی تاریخ، اولین مسلمانوں کی قربانیاں یاد آکر دین اوراشاعتِ دین کے لیے اپنی زندگی وقف کرنے کا جذبہ ابھرتا ہے، مکہ المکرّمہ میں کعبہ شریف اور مسجد حرام ہونے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جائے پیدائش ہونے کی وجہ سے اور مدینہ منورہ کے آپ کی جائے ہجرت اور مدفن ہونے اوران دونوں کے نزول وحی کے مقام ہونے کی وجہ سے قلوب ان کی طرف کھینچتے ہیں، مکۃ المکرّمہ کے دورانِ قیام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یتیمی، آپ کا بچپن اور آپ کی پاکیزہ جوانی، آپ کے صدق وامانت، اور آپ کی مجاہدانہ زندگی اور نبوت کے تیرہ سالہ مشکل حالات اور وہاں سے ہجرت کا سفر ہر لمحہ عشق نبوی میں اضافہ کرنے کے ساتھ ناگفتہ بہ حالات میں بھی اعلاء کلمۃ اللہ کا حوصلہ دیتا ہے اسی کے ساتھ حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر دیگر تمام نبیوں کی اس جگہ آمد کا تصور عشق ومحبت کا عجیب کیف پیدا کرتا ہے؛ بالخصوص سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام اوران کے لخت جگر حضرت اسماعیل علیہ السلام اور انکی وفا شعار اور اللہ پر کامل یقین وبھروسہ رکھنے والی بیوی حضرت ہاجرہ علیہا السلام کی قربانیاں لمحہ لمحہ ایمان میں اضافہ کرتی ہیں، مقام ابراہیم، صفاء ومروہ کی پہاڑی زمزم کا پانی اور خود کعبہ شریف ابراہیمی جذبہ ہر آن ابھارتا ہے، مدینۃ المنورہ اس کے انوار وبرکات کے بھی کیا کہنے، جہاں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر پاک میں حیات سے ہیں، اپنے پاس آکر سلام کرنے والوں کا سلام سنتے اور جواب دیتے ہیں، زمین کا وہ حصہ جو جسم اطہر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے مس کرتا ہے جمہور علماء کے نزدیک کعبہ شریف حتی کہ عرش الٰہی سے افضل ہے کیوں کہ ان جگہوں پر تجلیاتِ حق کا نزول ہوتا ہے اور یہاں سراپا جسد اطہر مس کر رہا ہے، یہاں کی حاضری کا اتنا ثواب وانعام ہے کہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "**من زار قبری وجبت لہ شفاعتی**" ترجمہ:۔ "جس نے میرے قبر کی زیارت کی اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگئی" سفر حج میں چالیس وقت کی نمازیں مسجد نبوی شریف میں باجماعت ادا کرنے کا شرف ملتا ہے، جس کے بارے میں لوگوں کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسم نے بشارت دی ہے کہ اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کی آگ حرام کردیتا ہے اور اسے نفاق سے بری کردیتا ہے، ریاض الجنۃ میں نماز ودعا کا خوشگوار موقع نصیب ہوتا ہے،، جس کے بارے میں سرور کائنات نے فرمایا "**بین منبری وحجرتی روضۃ من ریاض الجنۃ**" میرے منبر اور حجرہ کے درمیان کی جگہ جنت کی کیاری ہے، شارحینِ حدیث نے لکھا ہے کہ یہ جگہ جنت سے یہاں منتقل کی گئی ہے اور پھر جنت میں ہی نصب کردی جائے گی، کیسی اللہ کی نوازش ہے کہ حج وزیارت کی برکت سے دنیا ہی میں جنت کے ایک ٹکڑے میں داخل کردیتا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جوار میں آپؐ کے دو اصحاب امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق اور امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما آرام فرما ہیں، ان کی قبر پر حاضری کا شرف اس سفر میں نصیب ہوتا ہے، جنت البقیع قبرستان جس میں دس ہزار سے زائد اہل بیت رسول اور اصحاب رسول رضوان اللہ علیہم اجمعین مدفون ہیں، حاجی کو وہاں کی حاضری، ایصال ثواب اور ایمان میں تازگی پیدا کرنے کا موقع ملتا ہے، تاریخی مساجد وہاں کے کنویں، پہاڑ وہاں کی وادیاں اور گلیاں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے اصحابؓ کی مدنی زندگی اوران کی بے مثال عبادت وریاضت اور عشق رسول کی یاد دلاتی ہے۔

مختصر یہ کہ حج کا سفر عشق ومحبت اور فدائیت کا سفر ہے جس سے دنیا وآخرت دونوں سنورتی ہے، ہر صاحبِ ایمان کو اس سفر کے لیے تیار رہنا چاہئے اوراس کی استطاعت ملتے ہی حج کر لینا چاہئے۔

آسام کا ایک مختصر سفر

ڈاکٹر امام اعظم

اردو میں سفرنامے بہت لکھے گئے اور ہر ایک کی حیثیت جداگانہ ہے۔ سفرناموں میں ادبی سرگرمیاں دلی جذبات کو بیان کرتی ہیں۔ سفرنامہ لکھتے وقت گہری نظر، اندازِ بیان میں مقناطیسی کشش، انشائیہ کا لطیف انداز اور سیر وتفریح کے حسین مناظر کا ہونا بھی ضروری ہے تاکہ قاری ماحول کا اسیر بن سکے اور برتاؤ کے فن کو اپنی گرفت میں لے سکے۔

میں نے ملکی (بھونیشور اور اگرتلہ) اور غیر ملکی (کراچی اور جدہ) کے کئی سفر کئے ہیں۔ میرا حالیہ سفر آسام کا تھا، سمستی پور شہر میں واقع دھرم پور میں میرے ایک بزرگ جناب سیّد محمد ہاشم مرحوم کا آرامل ''بہار ووڈ ورک'' تھا۔ جن دنوں میرے والد بزرگوار جناب محمد ظفر المنان ظفر فاروقی مرحوم سمستی پور تھانے میں بحیثیت پولیس آفیسر پوسٹیڈ تھے، ہاشم صاحب کے مکان میں قیام تھا۔ وہاں اکثر آسام کے جنگلات کا ذکر ہوتا تھا جہاں ان کے فرزند سیّد محمد ریاض ہاشمی لکڑیاں لانے جایا کرتے تھے اور کچھ وقفے کے لئے قیام بھی کرتے تھے۔ وہ وہاں کی سرسبزی وشادابی کا تذکرہ کیا کرتے تھے، لیکن مجھے وہاں جانے کا موقع نہیں ملا تھا۔ آسام کا یہ میرا پہلا سفر اعلیٰ تعلیم کے ربط وتسلسل کو ذہنی اور نفسیاتی کیفیات سے جوڑنے کے لئے تھا۔ علم کی تلاش وکمال کے لئے ایسے سفر کی اہمیت الگ ہوتی ہے تاکہ انکشاف کا نیا تناظر سمجھ میں آسکے۔

آسام شمال مشرقی ہندستان کی سات ریاستوں میں سب سے بڑی ریاست ہے، دوسری ریاستیں میگھالیہ، منی پور، میزورم، ناگالینڈ، اروناچل پردیش اور تری پورہ ہیں۔ یہ گھنے جنگلوں اور سرسبز پہاڑوں سے گھری ریاست ہے جہاں سیاحوں کی دلچسپی کے مقامات بہت زیادہ ہیں۔

یہاں کی راجدھانی دِسپور ہے جب کہ گوہاٹی سب سے بڑا شہر ہے۔ کل ۳۳/اضلاع پر مشتمل اس ریاست کے موجودہ گورنر شری جگدیش مُکھی جب کہ وزیراعلیٰ شری سربانند سونوال (بی جے پی) ہیں۔ ریاست کا کل رقبہ ۷۸۴۳۸/مربع کلومیٹر ہے جب کہ ۲۰۱۱ء کی قومی مردم شماری کے مطابق آبادی ۳۱،۱۶۹،۲۷۲/نفوس پر مشتمل ہے۔ ریاست کی سرکاری زبان آسامی ہے تاہم براک وادی میں بنگلہ لسانی آبادی کی اکثریت ہے۔ چند علاقوں میں بوڈو اور دیگر قبائلی زبانیں بھی بولی جاتی ہیں۔ سرکاری دفاتر میں کام آسامی کے علاوہ انگریزی میں بھی ہوتا ہے۔

ریاست کا مغربی حصہ بنگلہ دیش کی سرحد سے ملتا ہے۔ جب کہ ایک بڑا حصہ جنگلات پر مشتمل ہے۔ قبائلی علاقوں میں بیہو رقص مشہور ہے۔ یہاں کے قاضی رانگا نیشنل پارک میں ایک سینگ والے گینڈے کا تحفظ کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ کئی سینکچو ریز بھی یہاں قائم ہیں جہاں معدوم ہوتے ہوئے جانوروں اور پرندوں کی حفاظت قدرتی ماحول میں کی جاتی ہے۔ قدیم زمانے میں یہاں کا جادو (کامروپ کا مکھیا) بہت مشہور تھا۔

دراصل شہر گوہاٹی کے نیلاچل پہاڑی علاقے میں کامکھیا نامی مندر ہے جو آٹھویں صدی عیسوی سے سترہویں صدی عیسوی کے دوران کئی بار تعمیر ہوا۔ اس مندر کے اطراف میں بڑی تعداد میں سادھو اور تانترک رہتے ہیں جو کالا جادو اور آسیبی معاملات کے رد کے لئے پوجا کرتے ہیں۔ یہ مندر ہندو مذہب کے ۵۱/شکتی پیٹھوں میں سے ایک ہے۔ ہندو اساطیر کے مطابق اس جگہ ستی پاروتی اور ان کے شوہر بھگوان شیوشنکر نے یگیہ کیا تھا۔ ریاست کی اہم ندیوں میں برہم پترا اور براک ہیں۔ آسام کے گول پورہ ضلع میں ان دنوں ملک کا سب سے بڑا احراستی مرکز یا ڈِٹینشن سینٹر بنایا جارہا ہے جس میں ان لوگوں کو رکھا جائے گا جنھیں ٹربیونل نے غیر ملکی قرار دے دیا ہو۔ گوہاٹی سے ۱۲۴/کلومیٹر کی دوری پر مٹیا نامی مقام میں یہ ڈِٹینشن سینٹر ۲۰/بیگھہ زمین پر بنایا جائے گا۔ آسام میں کل ۲۳/یونیورسٹیاں ہیں جن میں آسام یونیورسٹی، سلچر قومی یونیورسٹی کا درجہ رکھتی ہے۔ بقیہ یونیورسٹیاں ریاست آسام کے ماتحت ہیں یا پرائیوٹ ہیں۔ آسام یونیورسٹی میں دربھنگہ سے تعلق رکھنے والے نوجوان ادیب ڈاکٹر جاوید رحمانی صدر، شعبۂ اردو ہیں۔ علاوہ ازیں آسام بورڈ آف مدرسہ ایجوکیشن سے منظور شدہ درجنوں مدارس ریاست کے مختلف علاقوں میں علومِ دینیہ کی تکمیل میں مشغول ہیں۔

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کی انتظامیہ کی جانب سے آسام کے کریم گنج ضلع میں کالجوں میں لرننگ سپورٹ سینٹرس کے قیام کے لیے کالجوں کا معائنہ کرنے کا حکم نامہ راقم الحروف کو موصول ہوا تھا جس کی تعمیل کے لیے یہ سفر مقصود ہوا۔ ۲۶/اگست ۲۰۱۹ء کی صبح ۵۰-۵/کی پرواز تھی لہٰذا مجھے شب بیداری کرنی پڑی۔ تقریباً ۳/بجے شب اپنے مستقر تلجلا روڈ، نزد پارک سرکس اسٹیشن، کولکاتا سے بذریعہ اوبیر کیب نیتاجی سبھاش چندر بوس انٹرنیشنل ایئرپورٹ، کولکاتا کے لئے روانہ ہوا۔ کولکاتا سے سلچر کا ہوائی فاصلہ ایک گھنٹے کا ہے۔ سلچر ایئرپورٹ پر حافظ حسین احمد (سابق کوآرڈی نیٹر، مانو اسٹڈی سینٹر کریم گنج) موجود تھے۔ ان کے ہمراہ ۳/کالجوں کا انسپکشن کیا، جن میں نیلام بازار ڈگری کالج مانو کے لرننگ سپورٹ سینٹر قائم کرنے کے لیے معقول اور مناسب لگا۔ اس کالج کا MOU اور Inspection Report وغیرہ تیار کئے گئے کیوں کہ یہاں مانو کے فاصلاتی نظام تعلیم کے تحت سالانہ امتحانات کا آغاز ۱۴/ستمبر ۲۰۱۹ء سے ہونا طے تھا۔ کالج کے پرنسپل ڈاکٹر عتیق الرحمٰن اور باقی عملہ بشمول پروفیسر فضل الکریم (فلسفہ) نے مانو کا سینٹر کھلنے پر اپنی مسرت کا اظہار کیا۔ ڈائریکٹر نظامت فاصلاتی تعلیم پروفیسر پی ایف رحمٰن کو بھی اس سفر میں ساتھ رہنا تھا لیکن اپنی عدیم الفرصتی کے سبب وہ نہیں آسکے۔

سلچر ایک بہت پرانا شہر ہے۔ یہ صوبہ کا دوسرا بڑا شہر بھی ہے۔ یہ شہر ۱۹۸۳ء سے پہلے تین اضلاع کا چھڑ، ہائیلا کنڈی اور کریم گنج کا صدر مقام تھا۔ اس وقت تینوں اضلاع ایک ہی تھے اور نام کاچھڑ تھا۔ اب اس پورے علاقہ کو براک وادی کے نام سے جانا جاتا ہے۔ براک وادی میں کریم گنج اور ہائیلا کنڈی کے کچھ علاقہ کو چھوڑ کر باقی علاقہ قبائلی راجاؤں کے زیر حکومت تھا۔ انگریز کے دور حکومت میں یہ علاقہ ان راجاؤں سے چھین لیا گیا اور اس وقت کے متحدہ بنگال ریاست کے زیر انتظام کرلیا گیا۔

براک وادی کی آبادی تقریباً چالیس لاکھ ہے جس میں چالیس فی صد ہندو بنگالی، چالیس فیصد مسلمان اور بیس فیصد دوسرے قبائلی، بہاری، اڑیہ وغیرہ ہیں۔ سلچر کے جس ہوٹل میں پہلے ٹھہرا اس کا نام J.K.Hotel ہے۔ یہاں کے لوگوں سے پتہ چلا کہ سلچر میں مسلمانوں کی اقتصادی اور تعلیمی حالت بہت اچھی ہے۔ سلچر میں اردو بولنے اور سمجھنے والے لوگ کافی تعداد میں بستے ہیں۔ سلچر سے روانہ ہوکر بدرپور پہنچا۔ بدرپور ایک مسلم آبادی والا ریل شہر ہے۔ بدرپور کی تاریخ بھی بہت پرانی ہے۔ تقریباً چھ سو سال پہلے شاہ بدر نامی ایک ولی اللہ نے اس شہر کو بسایا تھا۔ بدرپور میں بہت سارے مدارس اور دیگر تعلیمی ادارے ہیں۔ اردو جاننے والے لوگ کافی تعداد میں ہیں۔ بدرپور کے احمد یہ ہوٹل میں ناشتہ کیا۔ یہ ہوٹل شمال مشرقی ہندوستان کے بیسویں صدی کے ایک بہت بڑے ولی اور مجاہد آزادی مولانا احمد علی کے نام نامی پر ہے۔

بدرپور سے میں کاٹی گوڑہ آنچلک ڈگری کالج، ضلع کا چھڑ گیا۔ یہ علاقہ بھی بہت ہی خوب صورت ہے۔ وہاں سے کالی گنج پائینر کالج، باغ باڑی، کریم گنج پہنچا۔ یہ علاقہ بھی علم وثقافت کا گہوارہ ہے۔ کالی گنج سے میں عاصم گنج گیا۔ یہ ایک بڑا قصبہ ہے اور عاصم شاہ نامی ایک بڑے ولی جو اٹھارویں صدی میں گذرے ہیں ان کے نام نامی پر آباد ہے جہاں چند بڑے بڑے مدارس قائم ہیں۔ یہاں عاصمیہ دارالحدیث ٹائٹل مدرسہ کے شیخ الحدیث مولانا ابومحمد سفیان صاحب سے میری ملاقات ہوئی۔ موصوف سے مختلف موضوعات پر گفتگو کی۔ اس علاقے کے مسلمانوں کا عام ملبوس کرتا لنگی یا کرتا پاجامہ ہے۔ پکوانوں میں لیموں کا استعمال کثرت سے ہوتا ہے۔

عاصم گنج سے روانہ ہوکر نیلام بازار گیا جہاں نیلام بازار کالج کا معائنہ کیا۔ یہ ایک شاندار ڈگری کالج (مخلوط تعلیم) ہے جو مسلم اکثریتی علاقہ میں واقع ہے۔ رات کا قیام چراغیہ نامی ایک مقام میں ہوا۔ اس جگہ کی وجہ تسمیہ چراغیہ مدرسہ ہے جو مولانا سکندر علی مرحوم نے ۱۳۲/سال قبل قائم کیا تھا۔ یہ جگہ بھی بہت ہی ترقی یافتہ ہے۔ یہاں تعلیمی ادارے خصوصاً کئی دینی تعلیمی ادارے قائم ہیں جو علاقہ کی ترقی پر دلالت کرتے ہیں۔ MANUU کے سابق اسٹڈی سنٹر نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ہائر ایجوکیشن کے طلباء سے عاصم گنج میں میری ملاقات ہوئی۔ مجھے ان طلبہ نے بتایا کہ اسٹڈی سنٹر کی تبدیلی کے سبب وہ داخلہ نہیں لے سکے ہیں۔ اب یونیورسٹی یہاں نیا مرکز قائم کرنے جارہی ہے تو ان کو داخلہ کے لئے مزید چند دنوں کا موقع فراہم کیا جائے۔ شہر کولکاتا پہنچ کر معلوم ہوا کہ داخلے کی تاریخ میں ۳۰/ستمبر ۲۰۱۹ء تک توسیع کردی گئی ہے۔

شام میں تمام مشغولیات سے فارغ ہوکر کریم گنج شہر پہنچا۔ یہاں سے کچھ دور براک ندی کی دوسری جانب بنگلہ دیش ہے۔ سرحدی علاقہ ہونے کے سبب یہاں سیکوریٹی کا زبردست نظم دیکھنے کو ملا۔ کریم گنج کے بازار اور راستوں سے گزرتے ہوئے کئی شاندار مسجدوں پر بھی نظر پڑی جس سے طمانیت کا احساس ہوا۔

سلچر سے کریم گنج کے راستے میں چائے کے باغات دیکھنے کا بھی اتفاق ہوا۔ اس دیار کو دیکھنے کی ایک مدت سے تمنا تھی۔ گوہاٹی کا ذکر ممتاز شاعر جناب مظہر امام سے اکثر سنا کرتا تھا۔ وہ ۱۹۶۳ء کے اوائل میں گوہاٹی آکاش وانی میں پروگرام ایگزیکیوٹیو تھے۔ موصوف اس شہر سے بہت متاثر تھے، جس کا اظہار ان کے اس شعر میں بھی ہوا ہے، جو ان کے دوسرے شعری مجموعہ ''رشتہ گونگے سفر کا'' کی ایک غزل میں شامل ہے:

دل سے محو ہوئے جاتے ہیں غالب کے کلکتے والے
گوہاٹی میں ہم نے دیکھے ایسے ایسے چہرے والے

انھوں نے محترمہ حمیدہ سلطان کے مشورے اور تعاون سے انجمن ترقی اردو، آسام کی بنیاد ڈالی جسے اس وقت آسام کے وزیر مالیات جناب فخر الدین علی احمد (جو بعد میں صدر جمہوریۂ ہند بھی ہوئے)، اور وزیر تعلیم شری دیوکانت بروا کی سرپرستی حاصل تھی۔ دیوکانت بروا بعد میں گورنر بہار، مرکزی وزیر اور آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے صدر بھی ہوئے۔ مظہر امام انجمن ترقی اردو، آسام کے جنرل سکریٹری ہوئے اور بیگم عابدہ احمد کو صدر منتخب کیا گیا۔ اس انجمن کے زیر اہتمام شعری وادبی نشستیں منعقد ہوتی رہیں۔ ان کے علاوہ مولانا بدرالدین اجمل قاسمی (سربراہ، آل انڈیا یونائیٹڈ ڈیموکریٹک فرنٹ، آسام اور رکن پارلیمنٹ) کے کاموں اور کوششوں سے میں واقف تھا۔ وہاں جاکر موصوف کے کاموں کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ انھوں نے اس علاقے میں این آرسی کے متعلق دستاویزات کے حصول میں متاثرہ لوگوں کی بے حد مدد کی ہے۔

سلچر ایئرپورٹ سے کولکاتا واپسی کا سفر ۲۷/اگست ۲۰۱۹ء کو طے تھا۔ ایئر انڈیا کی پرواز کا وقت صبح ۴۰-۷/بجے تھا۔ تقریباً ۹/بجے کولکاتا ایئرپورٹ سے باہر نکل کر مانو ریجنل سینٹر واقع ۱-اے/۱، چھاتو بابو لین (محسن ہال)، تیسری منزل، کولکاتا-۱۴ کے لیے اوبیر کیب بک کیا اور تقریباً ایک گھنٹے میں دفتر پہنچ گیا۔

یہ ایسا سفر ہے جس میں تعلیمی مسائل ہیں، فلسفیانہ پیچ وخم ہیں، حال کی کشمکش کی عمق ہے اور مستند حقائق کے آئینہ کا عکس ہے۔

اکیسویں صدی کے عصری وفنی تعلیم کی تہذیب آسام کے پس منظر میں میرے اس سفرنامے میں دیکھی جاسکتی ہے۔ بقول شیخ سعدیؒ:

بسیار سفر باید تا پختہ شود خامی
صوفی نہ شود صافی ، تا در نہ کشد جامی

اخبارِ جہاں

سید محمد عادل فریدی

پاکستان نے ہندوستانی ڈپٹی ہائی کمشنر کو طلب کیا

پاکستان کے وزارت خارجہ نے لائن آف کنٹرول (ایل اوسی) کے نزدیک مبینہ طور سے بغیر کسی اشتعال انگیزی کے ہندوستانی فوج کے ذریعہ کی گئی جنگ بندی کی خلاف ورزی کی مذمت کی اور ہندوستانی ڈپٹی ہائی کمشنر گوروا ہلووالیہ کو طلب کیا ہے۔ پاکستانی وزارت خارجہ نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ جمعرات کو ہندوستانی فوج نے بغیر کسی اشتعال انگیزی کے اندھادھند گولی باری کی جس میں تین شہریوں کی موت ہوگئی اور ایک چار سالہ بچہ زخمی ہوگیا۔ پاکستانی وزارت خارجہ نے کہا ہے کہ ہندوستان کی جنگ بندی کی خلاف ورزی علاقائی امن اور سلامتی کے لئے خطرہ ہے اور اس کے نتیجہ میں اسٹریٹیجک صورت حال پیدا ہوسکتی ہے۔ (یواین آئی)

جنوبی کوریا نے ترقی پذیر ملک کا درجہ چھوڑنے کا فیصلہ کیا

جنوبی کوریا کے وزیر خزانہ ہونگ نم کی نے جمعہ کو اعلان کیا کہ امریکی دباؤ کی وجہ سے ان کے ملک (جنوبی کوریا) نے عالمی تجارتی تنظیم (ڈبلیوٹی او) میں ترقی پذیر ملک کا خصوصی درجہ چھوڑنے کا فیصلہ کیا ہے۔ مسٹر ہونگ نے کہا ہے کہ ''حکومت نے ڈبلیوٹی او میں ترقی پذیر ملک کے طور پر خصوصی درجہ نہیں لینے کا فیصلہ کیا ہے۔'' واضح ہو کہ امریکہ کے صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے کچھ دن پہلے دراصل کئی ممالک کے معاشی معیارات ترقی یافتہ ممالک کی معیشت کے مطابق ہونے کی وجہ سے بھی ترقی پذیر ممالک کی فہرست میں رہنے پر شکایت درج کی تھی۔ (یواین آئی)

ایران میں ہاتھ کاٹنے کی سزا دینے کی انسانی حقوق کی تنظیم نے مذمت کی

ایرانی محکمہ انصاف کے افسران کے ذریعہ ایک چور کے ہاتھ کاٹ دیئے جانے کی سزا کی ایک بین الاقوامی انسانی حقوق تنظیم نے پرزور مذمت کی ہے اور ایران سے اس طرح کی ظالمانہ سزا کو ختم کرنے کی اپیل کی ہے۔ مازدران صوبہ کے محکمہ انصاف نے دراصل ۲۳/اکتوبر کو چوری کے الزام میں کئی بار گرفتار کئے گئے ایک ملزم کے ہاتھ کاٹ دیئے تھے۔ محکمہ نے اس طرح کی سزا دیئے جانے کے بعد کہا کہ ''لوگوں کو چوری سے بچانے اور قانون وانصرام کو قائم رکھنے کے لئے اس طرح کی سزا ضروری ہے اور جو اس کا خیال نہیں رکھے گا اسے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے سزا دی جائے گی۔ (یواین آئی)

دنیا میں ہر نو میں سے ایک شخص ہے بھوک کا شکار: اقوام متحدہ

اقوام متحدہ نے کہا ہے کہ دنیا میں ہر نو میں سے ایک شخص بھوک کا شکار ہے اور دو ارب لوگوں کو غذائی عدم تحفظ کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اقوام متحدہ کے اعلیٰ کمشنر برائے انسانی حقوق (او ایچ سی ایچ آر) کے نمائندہ ہلال ایلور نے ایک پریس ریلیز میں یہ معلومات دی ہے۔ (یواین آئی)

شہزادہ فیصل بن فرحان بن عبداللہ سعودی عرب کے نئے وزیر خارجہ مقرر

سعودی فرمانروا شاہ سلمان بن عبدالعزیز کی طرف سے جاری کردہ شاہی فرمان کے تحت کابینہ میں اہم تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ شاہی فرمان کے تحت ڈاکٹر ابراہیم العساف کو وزارت خارجہ کے عہدے سے ہٹا کر شہزادہ فیصل بن فرحان بن عبد اللہ بن فیصل بن فرحان آل سعود کو وزیر خارجہ مقرر کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر العساف کو وزیر مملکت اور کابینہ کا رکن مقرر کیا گیا۔ شاہی فرمان کے تحت وزیر ٹرانسپورٹ نبیل بن محمد العامودی کو بھی ان کے عہدے سے سبکدوش کر دیا گیا ہے۔ ان کی جگہ صالح بن ناصر بن علی الجاسر کو نیا وزیر ٹرانسپورٹ مقرر کیا گیا۔ عبداللہ بن شرف بن جمعان الغامدی کو بھی وزیر کے عہدے کے مساوی ڈیٹا اور مصنوعی ذہانت کا سربراہ اور صالح بن محمد بن ابراہیم العثیم کو ادارے کا نائب سربراہ مقرر کیا گیا۔ عصام بن عبداللہ بن خلف الوقیت کو قومی انفارمیشن سینٹر کا ڈائریکٹر تعینات کیا گیا۔ ڈاکٹر طارق بن عبداللہ بن عبد العزیز الشدی کو نیشنل ڈیٹا مینجمنٹ آفس کا سربراہ مقرر کیا گیا ہے۔ (قومی آواز)

فرانسیسی صدر کی اسکولوں اور سرکاری مقامات پر حجاب پہننے کی مخالفت

فرانسیسی صدر عمانوئیل میکرون نے اپنے ایک بیان میں عوامی خدمات کی جگہوں اور اسکولوں میں حجاب پہننے پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے ان مقامات پر حجاب پہننے کی مخالفت کی ہے۔ غیر ملکی خبر رساں ادارے کے مطابق فرانسیسی صدر عمانوئیل میکرون نے صحافیوں سے گفتگو میں کہا کہ عوامی مقامات پر حجاب لیا جائے تو مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے تاہم درس گاہوں اور عوامی خدمات کی جگہوں پر حجاب پہننے پر حکومت کارروائی کر سکتی ہے۔ خیال رہے کہ فرانس میں کچھ عرصے سے مسلمانوں کو حجاب پر پابندی اور اسلام مخالف مہم کا سامنا ہے، جب کہ حال ہی میں دائیں بازو سے تعلق رکھنے والے ایک رکن پارلیمان نے اجلاس میں شریک ایک اسکول کی نمائندہ مسلمان خاتون سے حجاب اتارنے کا مطالبہ کیا تھا۔ رکن پارلیمان کے اس قدام سے فرانس میں ایک مرتبہ پھر حجاب پر پابندی کا معاملہ ہر جگہ زیر بحث ہے۔ شدت پسند فرانسیسی باحجاب خواتین پر جملے کستے ہیں اور حجاب اتارنے کے لیے مجبور کیا جاتا ہے۔ جس پر مسلم کمیونٹی کی جانب سے مظاہروں کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ (نیوز ایکسپریس)

بنگلہ دیش میں طالبہ کو زندہ جلانے والے ۱۶/افراد کو سزائے موت

بنگلہ دیشی عدالت نے ۱۹/سالہ طالبہ نصرت جہاں رفیع کے قتل میں ملوث ۱۶/افراد کو سزائے موت دے دی ہے۔ بنگلہ دیش کی عدالت نے ۷/ماہ بعد ۱۹/سالہ طالبہ نصرت جہاں رفیع کے قتل کا فیصلہ سنایا۔ تفتیشی پولیس افسر کے مطابق بنگلہ دیش میں ایک مدرسے کی طالبہ نصرت جہاں رفیع نے پولیس میں اپنے ہیڈ ماسٹر کے خلاف جنسی ہراسانی کی درخواست دے رکھی تھی اور ہیڈ ماسٹر نے چند افراد کو یہ کیس واپس لینے کے لیے نصرت پر دباؤ ڈالنے کو کہا اور انکار کی صورت میں قتل کرنے کی ہدایت بھی دی۔ حملہ آوروں نے نصرت کو جھانسا دیکر چھت پر بلایا اور مقدمہ واپس لینے کے لیے کہا، لیکن وہ نہ مانی جس پر انہوں نے تیل چھڑک کر آگ لگا دیا۔ (نیوز ایکسپریس)

بزنس روزگار وکیریئر

غیر تربیت یافتہ اساتذہ کی ہوگی چھٹی

حقوق تعلیم ایکٹ کے تحت مارچ ۲۰۱۹ء تک این آئی اوایس سے ٹریننگ حاصل نہ کرنے والے اساتذہ کی ملازمت سے چھٹی کر دی جائے گی، محکمہ تعلیم کی جانب سے جاری نوٹس سبھی اضلاع کے ڈی او تک پہونچا دی گئی ہے، اس نوٹس کے تحت سبھی ڈی او کو ہدایت دی گئی ہے کہ ایک ہفتہ کے اندر ان سبھی اساتذہ کی فہرست پیش کریں جنہوں نے اب تک این آئی اوایس سے دو سالہ تربیت حاصل نہیں کی ہے۔ واضح ہو کہ درجہ اول سے پنجم تک کے سبھی غیر تربیت یافتہ اساتذہ کو این آئی اوایس سے دو سالہ ٹریننگ حاصل کرنا لازمی ہے، پرائمری اسکولوں میں سبھی غیر تربیت یافتہ اساتذہ کو مارچ ۲۰۱۹ء تک ہی یہ ڈگری حاصل کر لینی تھی۔ مرکزی حکومت کی ہدایت کے مطابق مارچ ۲۰۱۹ء تک ٹریننگ حاصل نہ کرنے والے اساتذہ کی ملازمت سے چھٹی کر دی جائے گی۔ (بحوالہ انقلاب)

پورنیہ گلاب باغ میں امارت پبلک اسکول کھولنے کی تیاری شروع

حضرت امیر شریعت کے فیصلے سے علاقہ میں خوشی کی لہر

امیر شریعت مفکر اسلام حضرت مولانا سید محمد ولی رحمانی صاحب مدظلہ کے منصب امارت سنبھالنے کے بعد آپ کی وسعت نظری، فکری بلندی اور اقدامی صلاحیتوں سے نہ صرف امارت شرعیہ کے کاموں کی رفتار میں تیزی آئی ہے بلکہ ہر شعبہ کو قابل قدر وسعت وترقی بھی حاصل ہو رہی ہے، اور نئے منصوبوں پر عمل بھی جاری ہے، گذشتہ چند سالوں میں ۱۳/نئے دارالقضاء کا اضافہ ضلع وار تنظیم کے نظام کا استحکام، شعبۂ خدمت اور شعبۂ ائمہ مساجد کا قیام نیز سی بی ایس سی طرز پر امارت پبلک اسکول کے کھولنے کا اہتمام یقیناً اپنے آپ میں غیر معمولی ہیں، تعلیم کے تعلق سے حضرت امیر شریعت کی بنیادی فکر یہ ہے کہ ہر مسلمان بچے کو سب سے پہلے دین کی بنیادی تعلیم سے بہرہ مند کیا جائے اور اس کے بعد اللہ موقع دے تو مذہبی یا عصری اعتبار سے اعلی اور معیاری تعلیم دلایا جائے، یا ایسے دینی اداروں کا نظام ایسا بنایا جائے کہ اس میں بچوں کو دین کے ساتھ عصری تقاضے کے مطابق بقدر ضرورت عصری علوم سے بھی واقفیت حاصل ہو، اسی طرح اسکول کا نظام بھی اس طرز پر چلایا جائے تو اس میں بنیادی مذہبی معلومات اور اخلاقی تعلیمات کا حصہ بھی ضرور شامل ہو، چنانچہ امارت شرعیہ کے زیر انتظام ایسے اداروں کے قیام کا سلسلہ جاری ہے، گذشتہ سال رانچی اور گریڈیہہ میں دو امارت پبلک اسکول قائم ہوئے جو بہت ہی بہتر طور پر چل رہے ہیں، امسال پورنیہ گلاب باغ پورنیہ میں اسکول کھولنے کی حضرت والا نے منظوری دی ہے، چنانچہ پورنیہ گلاب باغ میں آئندہ شیشن سے اسکول چلانے پر غور کرنے کے لئے مورخہ ۲۰/اکتوبر کو گلاب باغ امارت آئی ٹی آئی میں ایک میٹنگ کا انعقاد ہوا، جس کی صدارت امارت شرعیہ کے نائب ناظم مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی صاحب نے کی، اس میٹنگ میں مختلف ایجنڈے زیر غور آئے جس پر تشفی بخش گفتگو کے بعد تجاویز منظور کی گئی، خاص طور پر طے پایا کہ ان شاء اللہ نئے داخلے کے شروع ہونے سے قبل اسکول سے متعلق ضروری تقاضوں کو پورا کر لیا جائے گا، اس سلسلہ میں گیارہ افراد پر مشتمل ایک کمیٹی بھی تشکیل دی گئی، میٹنگ میں آئی ٹی آئی کے دیگر کئی اہم امور خاص طور پر تعلیم وتربیت کو مزید بہتر بنانے کے پہلو پر بھی توجہ دی گئی اور کمیٹی کی طرف سے ضروری رہنمائی کی گئی، امارت شرعیہ کے نائب ناظم مفتی محمد سہراب ندوی صاحب نے دوسرے ایجنڈے کے تحت آئی ٹی آئی کے صدر جناب ڈاکٹر محمد وسیم مرحوم کے خدمات اور امارت شرعیہ سے ان کے تعلق اور ملی کاموں میں ان کی حصہ داری پر روشنی ڈالی اور صدر مجلس کے تاثراتی گفتگو کے ساتھ مرحوم کی مغفرت اور ترقی درجات اور ادارے کی ترقی واستحکام کے لئے دعائیں کی گئیں۔ اس میٹنگ میں جناب ایڈوکیٹ شاہد رضا، ایڈوکیٹ مختار عالم، ڈاکٹر ذکی وسیم، پروفیسر مجیب الرحمٰن، جناب نسیم احمد عرف منا، ایڈوکیٹ عارف حسین، جناب حسن امام، جناب احسن الہدی، انجینئر فیروز، مولانا محمد ارشد قاسمی قاضی شریعت پورنیہ، ڈاکٹر شاداب وسیم، آئی ٹی آئی سکریٹری محمد طارق شہزاد، پرنسپل شمشیر عالم کے علاوہ شہر کے کئی اہم حضرات نے شرکت کی۔

آرٹیکل ۳۷۰/ہٹنے کے بعد اب تک کشمیر کے کاروباریوں کا ہو چکا ہے اربوں کا نقصان

کشمیر سے آرٹیکل ۳۷۰/ہٹے ہوئے ۸۱/دن ہو چکے ہیں، وادی کشمیر میں جمعہ کے روز ۸۱/ویں دن بھی جہاں معمولات زندگی متاثر رہے وہیں پائین شہر کے نوہٹہ میں واقع ۶/سو سالہ قدیم اور تاریخی جامع مسجد کے منبر ومحراب مسلسل بارہویں ہفتے بھی خاموش رہے۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق جمعہ کے روز بھی وادی بھر میں بازار بند، تجارتی سرگرمیاں متاثر، پبلک ٹرانسپورٹ سڑکوں سے غائب، براڈ بینڈ اور موبائل انٹرنیٹ معطل اور تعلیمی اداروں میں تعلیمی سرگرمیاں مفقود ہیں، جس سے زندگی کی رفتار مدھم ہو چکی ہے۔ اب تک کاروباریوں کا اربوں کا نقصان ہو چکا ہے۔ کشمیر کی سبھی صنعتیں اس وقت ٹھپ پڑی ہوئی ہیں، کروڑوں روپئے کا گودام میں پڑا سڑ رہا ہے اور اکسپورٹ نہیں ہو رہا۔ ایک سو کروڑ کی قالینیں بیکار پڑی ہیں۔ قالین کے کاروبار میں نوے فیصد سے زیادہ کشمیر سے باہر کے لوگ ہیں، کاروبار ٹھپ ہو جانے سے سب لوگ اپنے اپنے گھروں کو لوٹ گئے ہیں۔ واضح ہو کہ کشمیر میں تقریباً چالیس ہزار قالین کے کاریگر تھے اور سالانہ ۳۰۰-۴۰۰ کروڑ روپئے کی قالینیں فروخت ہوتی تھیں۔ سیب کے کاروباریوں کی حالت بھی خستہ ہے، سیب کی فصلیں بیکار ہو رہی ہیں، خریدار نہیں مل رہے ہیں، سیب گوداموں میں سڑ رہے ہیں، ۹۰۰/روپئے کی سیب کی پیٹی ڈیڑھ سو سے ۲۰۰ روپئے میں بیچی جا رہی ہے، جن لوگوں نے سیب کے کاروبار میں پیسہ لگایا تھا، ان کے پیسے ڈوب چکے ہیں۔ باہر کے جتنے تاجر تھے وہ سب خوفزدہ ہو کر لوٹ چکے ہیں۔ پھر بھی حکومت کے کانوں پر جوں نہیں رینگ رہی ہے۔

قارئین نقیب متوجہ ہوں

قارئین نقیب کو مطلع کیا جاتا ہے کہ نقیب کا اگلا شمارہ خصوصی ''**سیرت النبی ﷺ نمبر**'' ہوگا۔ یہ خصوصی شمارہ دو شماروں (شمارہ ۴۲/اور ۴۳/) پر مشتمل ہوگا، یعنی اگلا شمارہ اب ۴/نومبر کے بجائے ۱۱/نومبر کو شائع ہوگا۔ نقیب کے خصوصی ''سیرت النبی ﷺ نمبر'' میں اپنے اشتہارات دینے کے لیے مینیجر نقیب سے رابطہ کریں۔

طب وسائنس

شیر خوار بچوں کو بیماریوں سے محفوظ رکھیے

شیر خوار بچوں کو معمولی امراض میں دوا دینے سے احتیاط برتنا چاہیے۔ دیکھا یہ گیا ہے کہ بچے کو ہونے والے کئی امراض عموماً ماں کی غذائی بداحتیاطی اور بد پرہیزی سے ہوتے ہیں۔اس لیے انہیں مناسب تدابیر سے رفع کرنا چاہیے اور ماں کی غذا میں احتیاط ہونی چاہیے۔اگر معمولی اور گھریلو تدابیر سے مسئلہ نہ حل ہوتو معالج کے مشورے سے علاج کریں۔خود علاج مناسب نہیں ہے۔ایسے چند عمومی امراض جن سے والدین کو آگاہ ہونا چاہیے وہ ذیل میں دیے جارہے ہیں۔

قے آنا

بعض اوقات بچے زیادہ دودھ پی لیتے ہیں دودھ پینے کے بعد قے کر دیتے ہیں۔بعض اوقات دودھ کی خرابی کی وجہ سے ایسا ہوتا ہے۔تاہم یہ کوئی خطرے کی بات نہیں ہے۔اس کے لیے مناسب تدبیر یہ ہے کہ بچے کو دودھ اس کے ہضم کے مطابق پلایا جائے۔دودھ صاف ہو،فیڈر کو نیم گرم پانی سے صاف کیا جائے۔قے روکنے کے لیے پودینہ اور چھوٹی الائچی مفید بتائی جاتی ہے۔

قبض

پیدائش کے کچھ دیر بعد بچے کو خود بخود کالے رنگ کی اجابت ہوجاتی ہے جو بعد میں زرد رنگ کی ہوتی ہے۔بچے کو قبض ہو جائے تو تیار شدہ گھٹی بھی ملتی ہے۔اسے پیٹ صاف کرنے کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔تاہم بلاضرورت گھٹی کا استعمال مناسب نہیں ہے۔

زبان کا جڑنا(تندوا)

اس مرض میں زبان نیچے کی طرف تالو سے اتنی زیادہ چمٹی ہوتی ہے جس سے بچہ ماں کا دودھ اچھی طرح نہیں پی پاتا اور بڑا ہو کر ٹھیک طرح بولنے کے بجائے تتلا کر بولتا ہے۔اس کا علاج جراحی کا عمل ہے۔کسی اچھے ماہر معالج سے مشورہ کرنا چاہیے۔

دستوں کی بیماری

شیر خوار بچوں کو عموماً دستوں کا مرض ہوجاتا ہے۔اس کا سبب بدہضمی ہے۔اس کے لیے بچے کے نظام ہضم کو درست رکھنے کی کوشش کی جائے۔جو بچے ماں کا دودھ پیتے ہیں عموماً انھیں یہ شکایت کم ہوتی ہے۔ایسی صورت میں عرق چہار (چاروں عرق ملے ہوئے) مفید بتایا جاتا ہے۔

سرخ دانے

بعض بچوں کی جلد حساس ہوتی ہے۔پیدائش کے بعد سرخ دانے نکل آتے ہیں۔پیشاب سے ڈائپر بھیگ جاتا ہے۔پیشاب کی تیزابیت سے جلد متاثر ہوجاتی ہے۔بعض اوقات تھوڑی سی بھی گرمی سے جلد متاثر ہوجاتی ہے جس کے نتیجے میں جلد پر سرخ دانے نکل آتے ہیں۔ان دانوں سے پریشان نہیں ہونا چاہیے اور نہ ہی دوائیاں استعمال کرنے کی ضرورت ہے۔یہ ازخود ٹھیک ہوجاتے ہیں۔بچے کی جلد پر پاؤڈر چھڑک دیا کریں یہی کافی ہے۔

یرقان

بعض بچوں کو پیدائش کے فوراً بعد یا ایک دوروز بعد یرقان ہوجاتا ہے۔آنکھیں پیلی ہوجاتی ہیں۔یہ عام طبعی قسم کا یرقان ہے جسے پیدائشی یرقان کہتے ہیں۔ایسے بچوں کو ماں کا دودھ پلانا مناسب ہے،ایسے بچوں کو ہلکی دھوپ یا لائٹ میں لٹانا چاہیے۔عام طور پر ایک ہفتے میں یرقان ختم ہوجاتا ہے۔

آنکھیں دُکھنا

اس مرض میں بچے کی آنکھیں دُکھتی ہیں جس کی وجہ بچے کی آنکھوں کی صفائی سے غفلت ہے۔بچے کی آنکھیں ہمیشہ صاف رکھی جائیں۔

ھڈیوں کا نرم پڑ جانا

اس بیماری کا سبب دوران حمل زچہ کو مناسب غذا نہ ملتا ہے۔جس سے بچے کی ہڈیاں نرم پڑ جاتی ہیں۔بعض اوقات یہ پیدائشی طور پر بھی نرم ہوتی ہیں۔جن بچوں میں یہ تکلیف ہو ان کے دانت دیر سے نکلتے ہیں۔معالج کے مشورے سے علاج کیا جائے۔بچے عام طور پر ناک،کان اور گلے کی بیماریوں سے متاثر ہوتے ہیں۔ڈبے کا دودھ پینے والوں کے مقابلے میں ماں کا دودھ پینے والوں میں قوت مدافعت زیادہ ہوتی ہے۔نیز مختلف عمروں میں حفاظتی ٹیکوں کے کورس کرا کر بھی مختلف بیماریوں کے خلاف بچے کی قوت مدافعت کو بڑھایا جاسکتا ہے۔

عام طور پر ابتدائی عمر میں بچوں میں ناک،حلق،سینے اور بعض اوقات کان اور سانس جیسی تکالیف میں مبتلا ہوجانے کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ بچے کی دیکھ بھال نہیں کی جارہی ہے یا اس کی دیکھ بھال کم کی جارہی ہے۔یہ بیماریاں زیادہ تیزی سے اس وقت بچے کو لپیٹ میں لے لیتی ہیں۔جب بچے باہر کھیلنا شروع کرتے ہیں یا دوسرے بچوں میں میل جول بڑھاتے ہیں۔بچوں کو نزلہ،زکام،بھی ہوتا رہتا ہے اور اس کے ساتھ بخار بھی ہوسکتا ہے ایسے میں بچے چڑ چڑے ہوجاتے ہیں والدین کو چاہیے کہ وہ متاثرہ بچے کو بستر پر لٹادیں،اسے توجہ دیں اور اسے زیادہ پانی پلائیں۔اگر بخار زیادہ ہوجائے تو ٹھنڈے پانی کی پٹیاں رکھی جائیں۔بعض بچوں کو بار بار اس قسم کے انفیکشن ہوتا ہے جس کے نتیجے میں ایسے بچوں کے گلے اور حلق کے غدود بڑھ جاتے ہیں۔ٹانسلز گلے میں انفیکشن کو روکنے کی کوشش کرتے ہیں جبکہ ریڈینائڈز ایسی بافتیں یا ریشے ہوتے ہیں جو ناک کی جڑ میں آگے بڑھتے ہیں اور یہاں جراثیم روکنے کی کوشش کرتے ہیں۔ان کے پھولنے سے منہ سے سانس لینا پڑتی ہیں۔پانی کی طرح اجابت ہونے کو ڈائریا ،دست،اسہال یا لوز موشن کہتے ہیں،چھوٹے بچوں میں اسہال کی بیماری زیادہ سنگین حالات ونتائج پر مضمر ہوتی ہے کیونکہ بچوں میں اس بیماری کے اثرات برداشت کرنے کی طاقت بہت کم ہوتی ہے۔

بار بار پتلی اجابت آنے سے نمکیات کی شدید کمی ہو جاتی ہے۔بچوں کے اسہال کی کئی وجوہات ہوسکتی ہیں۔بچوں کا ڈائریا عام طور پر جراثیم اور متعدی وائرس کی وجہ سے ہوتا ہے کیونکہ بعض مائیں مختلف وجوہات کی بنا پر بچے کو اپنا دودھ نہیں پلاتیں ہیں جس سے بچے میں قوت مدافعت کم ہو جاتی ہے اور طرح طرح کے جراثیم بچے کو اپنی لپیٹ میں لیکر مختلف امراض خصوصاً پیٹ کے امراض میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ماں کے گندے ہاتھ،گندے برتن کا استعمال اور مجموعی طور پر صفائی کا خیال نہ رکھنے سے بچے کو اسہال کا مرض ہو جاتا ہے۔بچے کو بوتل والا دودھ دینے سے بھی ڈائریا ہوسکتا ہے۔بعض بچوں کے منہ میں گندی نپل دی جاتی ہے جو کہ بچہ گندے ہاتھوں سے خود ہی چوستا رہتا ہے اس کے اثرات بہت بُرے ہوتے ہیں۔

ھفتۂ رفتہ

راشد العزیری ندوی

اپنے معاملات شرعی ضابطے کے مطابق حل کروائیں:حضرت امیر شریعت

شریعت اسلامی پر عمل مسلمانوں کیلئے لازمی اور ضروری ہے،من چاہی زندگی اور نفس وشیطان کی غلامی اور اخلاق کا بگاڑ ہمیں تباہی سے دوچار کردے گا۔اپنے اخلاق کی پختگی اور اعمال کی درستگی پر پوری توجہ دینی چاہیے اور اپنے معاملات کو شرعی ضابطے کے مطابق حل کرنا چاہیے۔مذکورہ بالا خیالات کا اظہار آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے جنرل سکریٹری،امیر شریعت امارت شرعیہ بہار،اڈیشہ وجھارکھنڈ مفکر اسلام حضرت مولانا محمد ولی رحمانی مدظلہ نے بھرت پور راجستھان میں منعقد عظیم الشان اجلاس عام میں صدارتی خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔اجلاس عام میں شرکت سے پہلے حضرت مولانا محمد ولی رحمانی،مولانا محمد عمرین محفوظ رحمانی اور دیگر علماء وذمہ داران نے دارالقضاء کی نوتعمیر شدہ عمارت کا جائزہ لیا اور دعا کے ذریعے دارالقضاء کے لیے بننے والی نئی عمارت کا افتتاح عمل میں آیا۔دارالقضاء کی یہ عمارت بڑی پرکشش اور جاذب نظر ہے جو دارالعلوم کے ذمہ داران کے حسن ذوق کی آئینہ دار ہے۔دارالعلوم میل کھیلڑا میں منعقد ہونے والا یہ اجلاس عام اس لحاظ سے بڑا کامیاب رہا کہ اس میں ہریانہ راجستھان اور دہلی تینوں ریاستوں سے ہزاروں افراد نے شرکت کی اور فرید آباد،پلول،نوح،بھرت پور،گڑگانواں،اور آس پاس کی بستیوں سے علماء سرکردہ افراد اور عام مسلمانوں نے بڑے جذبہ کیساتھ حاضری دی اور اکابر کے پیغام کو سنا۔اس اجلاس کا اختتام حضرت امیر شریعت کی دعا پر ہوا۔

خصوصی تربیتی اجلاس کی کامیابی کے لئے ضلع سوپول کے مختلف بلاکوں میں میٹنگ

امارت شرعیہ کے زیر اہتمام ۲/تا ۷/نومبر ضلع مدھے پورہ،سوپول اور سہرسہ میں حضرت امیر شریعت مدظلہ کے زیر صدارت خصوصی تربیتی اجلاس کا انعقاد ہورہا ہے،جس کی تیاری تینوں ضلع میں زوروشور سے جاری ہے،ضلع سہرسہ کے تمام بلاکوں میں میٹنگ ہوچکی ہے،مدھے پورہ اور سوپول کے مختلف بلاکوں میں میٹنگ کا سلسلہ جاری ہے، مورخہ ۲۲/اکتوبر کو ضلع سوپول کے بسنت پور،سرائے گڑھ اور راگھو پور کے بلاکوں میں میٹنگ منعقد ہوئی،جس میں مولانا مفتی محمد سہراب ندوی قاسمی نائب ناظم امارت شرعیہ،مولانا قمر انیس قاسمی معاون ناظم امارت شرعیہ،مولانا اختر حسین شمسی ومولانا محی الدین رحمانی مبلغین امارت شرعیہ نے شرکت کی،شرکاء میٹنگ نے نہایت ہی جوش اور ولولہ کے ساتھ اجلاس کو کامیاب بنانے اور اس میں بھرپور تعاون دینے کا عہد کیا،علماء،ائمہ،دانشوران اور سماجی کارکنان بڑی تعداد میں میٹنگ میں شریک ہوئے،واضح رہے کہ تینوں ضلع میں منعقد ہونے والے اجلاس کے سلسلہ میں عوام وخواص کے اندر کافی جوش وخروش دیکھا جارہا ہے،مدھے پورہ میں ۲/۳ نومبر،سوپول میں ۴/۵ نومبر اور سہرسہ میں ۶/۷ نومبر کو یہ اجلاس منعقد ہوں گے،اجلاس کا مقصد امارت شرعیہ کے نقباء ونائبین،علماء وائمہ ،دانشوران وسماجی کارکنان کو ان کی دینی وملی ذمہ داریوں کے تعلق سے متحرک وسرگرم بنانا ،اتحاد ومحبت،تعلیم حالات سے باخبری اور ایک باشعور مسلمان کی حیثیت سے زندگی گذارنے کی طرف متوجہ کرنا ہے،لوگوں کے جوش وخروش کو دیکھ کر یقین ہے کہ تینوں ضلع کے اجلاس کامیاب وبامقصد اور مثالی ہوں گے۔

طلاق بدعت کو جرم بنانا غیر آئینی عمل،آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ نے بل کو کیا چیلنج

طلاق ثلاثہ بل میں مقررہ سزا کے خلاف آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ نے سپریم کورٹ میں عرضداشت داخل کی ہے۔اس عرضداشت کے ذریعے سپریم کورٹ میں مقررہ سزا کو چیلنج کیا گیا ہے۔آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ نے کہا کہ طلاق بدعت کو جرم بنانا غیر آئینی ہے۔اس سے قبل دیگر عرضداشت پر شنوائی کرتے ہوئے ۲۳ اگست کو سپریم کورٹ نے مرکزی حکومت کو راحت دیتے ہوئے تین طلاق بل پر روک لگانے سے انکار کردیا تھا۔اس ضمن میں آل انڈیا ویمس ونگ کی صدر ڈاکٹر اسماء زہرا نے کہا کہ " تین طلاق قانون میں طلاق ثلاثہ کو تعزیری بنانے کے عمل نے جنسی مساوات اور عورتوں کے حقوق کی حمایت کے مقصد کو ناکام بنادیا ہے۔فوری طلاق کو مسترد کرتے ہوئے عدالت عالیہ کا فیصلہ اس عمل کو روکنے کے لیے کافی تھا مگر حکومت نے بغیر قانونی تحقیق کے بل کو دونوں ایوانوں میں منظور کرالیا"۔واضح رہے کہ طلاق ثلاثہ کو پارلیمنٹ سے منظوری ملنے کے بعد سے یہ غیر ضمانتی جرم کی فہرست میں شامل ہوگیا ہے۔ایسے میں ملزمین کو صرف مجسٹریٹ سے ہی ضمانت مل سکتی ہے۔اتنا ہی نہیں متاثرہ خواتین کے خونی رشتے دار بھی تین طلاق کے معاملے میں ایف آئی آر درج کراسکتے ہیں۔اسی کو لے کر آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ نے سپریم کورٹ میں چیلنج کیا ہے۔گزشتہ دنوں آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ نے اعلان کیا تھا کہ طلاق ثلاثہ کو ختم کیے جانے کے خلاف وہ قانونی لڑائی لڑے گا۔دارالعلوم ندوۃ العلماء میں مجلس عاملہ کی میٹنگ میں یہ فیصلہ لیا گیا تھا کہ بورڈ اس قانون کے خلاف سپریم کورٹ میں عرضداشت داخل کرے گا۔

ایمس میں روبوٹ سے سرجری کی ٹریننگ

ایمس کے ڈائریکٹر ڈاکٹر پربھات کمار سنگھ نے کہا ہے کہ پٹنہ ایمس میں روبوٹ مشین بہت جلد آئے گی۔روبوٹ کی خریداری کے لئے کارروائی شروع کردی گئی ہے۔آج روبوٹک ان آنکالوجی کانفرنس کے پہلے دن روبوٹ کے ڈیمو کا افتتاح کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ملک کے چنندہ اسپتالوں میں ہی یہ سہولت دستیاب ہے۔روبوٹ سے پیچیدہ آپریشن کرنے میں آسانی ہوتی ہے۔پٹنہ ایمس جدید سہولتوں سے آراستہ ہوتا جارہا ہے۔اب انسٹی چیوٹ میں روبوٹک سرجری بہت جلد دستیاب ہوجائے گا۔آنکالوجی شعبہ کے ہیڈ ڈاکٹر جگجیت کمار پانڈے نے کہا کہ کانفرنس کے پہلے دن تقریباً سو سے زیادہ ایمس سمیت بہار وجھارکھنڈ کے سرجن نے روبوٹ سے سرجری کرنے کی ٹریننگ لی۔یہ ٹریننگ ابھی جاری رہے گی۔روبوٹک سسٹم سے سرجری پرسی ایم ای بھی ہوگا۔

ووٹروں کی فہرست میں نام درج کرنے کی اہمیت

عارف عزیز بھوپال

ہندوستان کے الیکشن میں ووٹروں کی تعداد دنیا کے ہر جمہوری ملک سے زیادہ ہے اور ہر بالغ شخص کو اپنا ووٹ استعمال کرنے کا موقع فراہم کرنے کے لئے قانونی طور پر حکومت نہ صرف پابند عہد ہے بلکہ بہت بڑی رقم بھی صرف کرتی ہے، دشوار گزار مقامات پر ووٹروں کی تعداد بہت کم ہونے کے باوجود پولنگ اسٹیشن کا پورا عملہ وہاں بھیجا جاتا ہے پھر بھی بعض علاقوں اور شہروں کے لوگ ووٹروں کی فہرستوں میں اپنا نام نہ ہونے کے باعث ووٹ ڈالنے سے محروم رہ جائیں تو یہ انتہائی بدبختی کی بات ہوگی جس کے لئے صرف انتظامیہ ہی نہیں رائے دہندگان بھی ذمہ دار ہیں کیونکہ ہر الیکشن سے پہلے انہیں یہ موقع دیا جاتا ہے کہ وہ ووٹر لسٹوں میں اپنا نام نہ ہوتو درج کرالیں۔

ووٹروں کی فہرستیں تیار کرنے والے عملہ کی کوتاہی یا جانبداری کا انسداد اسی طرح کیا جاسکتا ہے کہ جب الیکشن کمیشن کے حکم پر نئی فہرستیں تیار کرنے کا کام شروع ہوتو ووٹر اپنا اور اپنے اہل خاندان کا نام ان فہرستوں میں تلاش کرلیں اگر نام غلط ہوں تو انہیں وقت مقررہ کے اندر درست کرالیں اگر ناموں کا سرے سے اندراج نہ ہوتو ان کا بروقت اندراج کرالیں، نئے نام بھی جڑوالیں، چونکہ اس وقت ووٹر ویری فیکشن کا عمل جاری ہے۔

یہ کام نہ کرکے ووٹ ڈالتے وقت شکوہ وشکایت سے کام لینا یا اہل کاروں کی لاپرواہی اور جانبداری پر چیخ وپکار کرنا نتیجہ خیز ثابت نہیں ہوسکتا، اگر عام شہریوں کی نظر میں ووٹ ڈالنے کے حق کی اہمیت ہے یا سیاسی وسماجی کارکنان اس حق کی ادائیگی کو جمہوریت کے لئے ضروری سمجھتے ہیں تو انہیں چاہئے کہ محلّہ کے دوچار ذمہ دار عملہ کے ساتھ گھوم پھر کر ناموں کا صحیح اندراج کرائیں۔ پھر جب فہرستوں کے معائنہ کی دعوت دی جائے تو متعلقہ مقامات پر جا کر دیکھ لیں جو نام اور دیگر تفصیلات لکھائی گئیں ہیں ان کا اندراج صحیح صحیح ہوگیا ہے یا نہیں، اگر غلطی ہوئی ہے یا کسی طرح کی جانبداری برتی گئی ہے تو افسران بالا سے رجوع کرکے اس کو فوراً درست کرالیں، شہروں کی بہ نسبت قصبوں میں اور قصبوں کی بہ نسبت مواضعات میں لاپرواہی یا جانبداری کا امکان زیادہ رہتا ہے اور وہاں اس پر گرفت نسبتاً دشوار ہوتی ہے، لہذا گاؤں کی پنچایتیں اگر اپنی ذمہ داری کا احساس کریں تو ہر طرح کی دھاندلی پر روک لگائی جاسکتی ہے۔

اس کے علاوہ الیکشن کمیشن کو اپنے طور پر ریاستی حکومت کی معرفت خود ایسا انتظام کرنا چاہئے کہ ووٹروں کی فہرستوں کی صحیح تیاری کے بعد ان کی معقول جانچ ہوسکے کیونکہ اگر ایک محلّہ یا ایک فرقہ کے ووٹروں کی کوئی تعداد ووٹ ڈالنے کے حق سے محروم رہے گی تو الیکشن سے متعلق عوام میں طرح طرح کے شکوک وشبہات پیدا ہوجانا فطری ہے۔ ماضی میں اترپردیش سے خبر ملی ہے کہ وہاں ووٹروں کی تعداد پہلے سے کم ہوگئی۔ بعض علاقوں اور حلقوں میں بڑھنے کے بجائے کمی آگئی ہے، ظاہر ہے کہ اس میں مقامی انتظامیہ کی سازش کا ہاتھ ہوسکتا ہے جس نے سیاسی مقاصد سے بعض فرقوں کے ووٹروں کے نام حذف کرادیئے ہوں، یہی عمل دوسری ریاستوں اور علاقوں میں بھی ہوسکتا ہے۔ ان دنوں ووٹروں کی فہرست پر نظر ثانی کا کام شروع ہوگیا ہے جو ۱۸/ نومبر ۲۰۱۹ء تک جاری رہے گا۔ لہذا عام شہریوں کے ساتھ ساتھ نوجوانوں، اقلیتوں، ہری جنوں اور کمزور طبقات کے لوگوں پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ مستعدی کا مظاہرہ کرتے ہوئے فہرستوں میں اپنا نام درج کرالیں اگر نام غلط ہے تو انہیں درست کرالیں۔

بعض شہروں کے بارے میں ایسی شکایات ملی تھیں کہ وہاں کے کئی شہریوں بالخصوص اقلیتوں کے نام فہرست رائے دہندگان سے غائب تھے اور عین وقت پر وہ ووٹ ڈالنے سے محروم رہ گئے، ایسے لوگوں کو کچھ عرصہ بعد بیرونی دراندازبھی قرار دیا جاسکتا ہے جیسا کہ مغربی بنگال، بہار، آسام وغیرہ سرحدی ریاستوں کے بارے میں شکایات ملتی رہتی ہیں کہ وہاں کی اقلیتوں کے نام ووٹروں کی فہرست میں درج نہیں کئے جاتے اور کچھ عرصہ بعد انہیں بنگلہ دیشی یا پاکستانی قرار دیدیا جاتا ہے۔ اس صورت حال سے بچنے کا واحد راستہ یہی ہے کہ رائے دہندگان کی فہرست میں اپنے نام ضرور درج کرالئے جائیں۔ نوجوانوں کے بھی جو ابھی بالغ ہوئے ہیں۔ انہیں بھی اپنا نام ووٹر لسٹ میں درج کرالینا چاہئے۔

اعــــلان مفقــود الخبــــری

معاملہ نمبر ۱۱/۸۹/۱۴۴۰ھ

(متدائرہ دارالقضاء امارت شرعیہ رامگڑھ)

نازیہ پروین بنت محمد سلیم مقام چیرا باری ڈاکخانہ چترپور ضلع رامگڑھ۔ فریق اول

بنام

آفتاب عالم ولد علی امام مرحوم مقام بلال نگر ڈاکخانہ چترپور ضلع رامگڑھ۔ فریق دوم

اطلاع بنام فریق دوم

معاملہ ہذا میں فریق اول نازیہ پروین بنت محمد سلیم نے آپ فریق دوم آفتاب عالم ولد علی امام مرحوم کے خلاف پانچ سال سے غائب ولا پتہ ہونے، نان ونفقہ وحقوق زوجیت ادا نہ کرنے کی بنا پر دارالقضاء امارت شرعیہ رامگڑھ میں فسخ نکاح کا معاملہ درج کیا ہے۔ لہذا اس اعلان کے ذریعہ آپ کو مطلع کیا جارہا ہے کہ آپ جہاں کہیں بھی ہوں مورخہ ۲۹/ ربیع الاول ۱۴۴۱ھ مطابق ۲۷/ نومبر ۲۰۱۹ء بروز بدھ مع گواہان وثبوت بوقت ۹/ بجے دن مرکزی دارالقضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ میں حاضر ہوکر رفع الزام کریں واضح رہے کہ تاریخ مذکور پر حاضر نہ ہونے یا کوئی پیروی نہ کرنے کی صورت میں معاملہ کا تصفیہ کردیا جائے گا۔ فقط۔ قاضی شریعت۔

معاملہ نمبر ۱/۲۹۲/۱۴۴۰ھ

(متدائرہ دارالقضاء امارت شرعیہ جھاجھا جموئی)

روشنی خاتون بنت محمد اکبر انصاری مقام بجلپورہ ڈاکخانہ جھاجھا ضلع جموئی۔ فریق اول

بنام

محمد جاوید حسین ولد محمد اختر حسین مقام غریب پور کرماٹانڑ ڈاکخانہ امرپور ضلع بھاگلپور۔ فریق دوم

اطلاع بنام فریق دوم

معاملہ ہذا میں فریق اول نے آپ کے خلاف عرصہ تقریباً ۵/ سال سے غائب ولا پتہ ہونے اور نان ونفقہ ادا نہ کرنے کی بناء پر دارالقضاء جھاجھا جموئی میں فسخ نکاح کا معاملہ دائر کیا ہے، لہذا اس اعلان کے ذریعہ آپ کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ آپ جہاں کہیں بھی ہوں آئندہ تاریخ سماعت ۳۰/ ربیع الاول ۱۴۴۱ھ مطابق ۲۸/ نومبر ۲۰۱۹ء بروز جمعرات خود مع گواہان بوقت ۹/ بجے دن مرکزی دارالقضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ میں حاضر ہوکر رفع الزام کریں۔ واضح رہے کہ مذکورہ تاریخ پر حاضر نہ ہونے اور پیروی نہ کرنے کی صورت میں معاملہ فیصل کیا جاسکتا ہے۔ فقط۔ قاضی شریعت

معاملہ نمبر ۹۱/۱۴۸۰/۱۴۴۰ھ

(متدائرہ دارالقضاء امارت شرعیہ گواپوکھر مدھوبنی)

گلناز پروین بنت محمد اختر حسین مقام وڈاکخانہ ہرنا ضلع مدھوبنی۔ فریق اول

بنام

محمد ساجد علی عرف گڈو ولد اشرف علی مقام مورامہ ڈاکخانہ مورامہ ضلع اناؤ (یوپی)۔ فریق دوم

اطلاع بنام فریق دوم

معاملہ ہذا میں فریق اول گلناز پروین بنت محمد اختر حسین نے آپ فریق دوم محمد ساجد علی عرف گڈو ولد اشرف علی کے خلاف عرصہ آٹھ سال سے غائب ولا پتہ ہونے اور دیگر حقوق زوجیت ادا نہ کرنے کی بنیاد پر دارالقضاء امارت شرعیہ گواپوکھر ضلع مدھوبنی میں فسخ نکاح کا مقدمہ دائر کیا ہے، لہذا اس اعلان کے ذریعہ آپ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ آپ جہاں کہیں بھی ہوں، جلد از جلد اپنی موجودگی کی اطلاع مرکزی دارالقضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ کو دیں، اور مورخہ ۲۹/ ربیع الاول ۱۴۴۱ھ مطابق ۲۷/ نومبر ۱۹ء بروز بدھ مرکزی دارالقضاء امارت شرعیہ پٹنہ میں بوقت ۹/ بجے دن مع گواہان وثبوت حاضر ہوکر رفع الزام کریں۔ واضح رہے کہ تاریخ مذکور پر عدم حاضری وعدم پیروی کی صورت میں معاملہ کا تصفیہ کردیا جائے گا۔ فقط۔ قاضی شریعت

معاملہ نمبر ۱۰۲/۲۳۵۶۶/۱۴۴۰ھ

سہیمہ خاتون بنت محمد معین الدین مقام اسٹیشن روڈ دھرم شالہ کے پیچھے ڈاکخانہ ڈمراؤں ضلع بکسر۔ فریق اول

بنام

محمد اصغر ولد محمد فخرالدین مرحوم مقام مولیٰ باغ تھانہ کے پیچھے ڈاکخانہ پیرو ضلع بھوجپور۔ فریق دوم

اطلاع بنام فریق دوم

معاملہ ہذا میں فریق اول سہیمہ خاتون بنت محمد معین الدین نے آپ فریق دوم محمد اصغر ولد محمد فخرالدین مرحوم کے خلاف دارالقضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ میں ایک سال سے غائب ولا پتہ ہونے اور نان ونفقہ ودیگر حقوق زوجیت ادا نہ کرنے کی بنیاد پر نکاح فسخ کئے جانے کا دعویٰ دائر کیا ہے، لہذا اس اعلان کے ذریعے آپ کو اطلاع کیا جارہا ہے کہ آپ جہاں کہیں بھی ہوں آئندہ تاریخ سماعت ۲۸/ ربیع الاول ۱۴۴۱ھ مطابق ۲۶/ نومبر ۲۰۱۹ء بروز منگل بوقت ۹/ بجے دن آپ خود مع گواہان وثبوت مرکزی دارالقضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ میں حاضر ہوکر رفع الزام کریں۔ واضح رہے کہ تاریخ مذکور پر حاضر نہ ہونے یا کوئی پیروی نہ کرنے کی صورت میں معاملہ کا تصفیہ کیا جاسکتا ہے۔ فقط۔ قاضی شریعت

معاملہ نمبر ۶/۶۲/۷/۱۴۴۰ھ

(متدائرہ دارالقضاء امارت شرعیہ کربلا ٹینک روڈ رانچی)

سیّدہ پروین بنت محمد منظور عالم ساکن تنظیم نگر، ندی گراؤنڈ نزد اکبریہ مسجد ہند پیڑھی ضلع رانچی، جھارکھنڈ۔ فریق اول

بنام

غلام مصطفیٰ ولد عبدالرؤف ساکن ایم، ایم بیگ سینٹر زرملی گلی، دھوبی پٹی نزد نیو مارکیٹ پولس اسٹیشن 133/1 ایس این بنرجی روڈ کولکاتہ۔ فریق ثانی

اطلاع بنام فریق دوم

معاملہ ہذا میں فریق اول نے آپ کے خلاف دارالقضاء امارت شرعیہ رانچی میں ایک سال سے زائد عرصہ سے نان ونفقہ اور حقوق زوجیت ادا نہ کرنے کی بنیاد پر فسخ نکاح کی درخواست دیا ہے۔ لہذا اس اعلان کے ذریعہ آپ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ آپ جہاں کہیں بھی ہوں فوراً اپنی موجودگی کی اطلاع دیں اور تاریخ سماعت ۱۵/ ربیع الاول ۱۴۴۱ھ مطابق ۱۳/ نومبر ۲۰۱۹ء روز بدھ کو خود مع گواہان وثبوت بوقت ۹/ بجے دن دارالقضاء امارت شرعیہ کربلا ٹینک روڈ رانچی میں حاضر ہوکر رفع الزام کریں عدم حاضری وعدم پیروی کی صورت میں معاملہ کا تصفیہ کیا جاسکتا ہے۔ فقط۔ قاضی شریعت

ملی سرگرمیاں

مولانا مفتی محمد سہراب ندوی

خانقاہ رحمانی مونگیر: ۱۰/۱۱/نومبر ۲۰۱۹ء کو سالانہ فاتحہ

خانقاہ رحمانی مونگیر میں سالانہ فاتحہ اس سال ۱۰/۱۱/نومبر روز اتوار سوموار کو ہوگا، خانقاہ رحمانی میں اس موقعہ پر سلسلہ کے بزرگوں خصوصاً اعلی حضرت شاہ فضل رحماں گنج مرادآبادی، قطب عالم حضرت مولانا محمد علی مونگیری اور قطب زماں امیر شریعت حضرت مولانا منت اللہ صاحب رحمانی رحمہم اللہ کے لیے ختم قرآن اور ایصال ثواب کا اہتمام کیا جاتا ہے، علماء ومشائخ کی دینی واصلاحی تقریریں ہوتی ہیں، اور سجادہ نشیں مفکر اسلام امیر شریعت حضرت مولانا محمد ولی صاحب رحمانی ملک وملت کی صلاح وفلاح کے لیے دعائیں فرماتے ہیں۔ قرآن خوانی اور فاتحہ کا سلسلہ یہاں برسہا برس سے جاری ہے، جس میں بڑی تعداد میں ملک کے گوشے گوشے سے خانقاہ رحمانی کے مریدین ومتوسلین اور مشائخ سے تعلق رکھنے والے حضرات شرکت فرماتے ہیں۔ اپنی شاندار روایت کے مطابق عظیم الشان سالانہ اجلاس اس سال ۱۰/نومبر ۲۰۱۹ء روز اتوار کو ہوگا، اجلاس کی صدارت خانقاہ رحمانی مونگیر کے سجادہ نشیں مفکر اسلام حضرت مولانا محمد ولی رحمانی صاحب فرمائیں گے اور اس موقعہ پر ملک کے مشاہیر علماء ومشائخ کا خطاب ہوگا۔

خانقاہ رحمانی میں فاتحہ کے موقعہ پر عورتوں اور بچوں کا داخلہ ممنوع رہتا ہے، اس لیے آنیوالے سے گذارش کی جاتی ہے کہ وہ اپنے ساتھ عورتوں اور بچوں کو ہرگز نہ لائیں، آنیوالے ۱۰/نومبر کی صبح تک خانقاہ رحمانی پہونچ جائیں، اور بزرگوں کے لیے قرآن خوانی اور کلمہ خوانی میں لگ جائیں، آنیوالے حضرات کے لیے بہتر ہے کہ ابھی سے نماز، تلاوت، درود، استغفار اور ذکر واذکار کا اہتمام کریں اور جماعت بنا کر ذکر کرتے ہوئے خانقاہ رحمانی آئیں، اس موقعہ پر تعویذ وترکیب کے ارادے سے خانقاہ رحمانی ہرگز نہیں آنا چاہیے، تعویذ وترکیب کے لیے آنیوالے ۲۰/نومبر کو پہلے فون سے وقت لیں، پھر دی ہوئی تاریخ اور وقت پر خانقاہ رحمانی آئیں، وقت لئے بغیر اس سلسلہ میں ہرگز نہ آئیں۔ خانقاہ رحمانی کے بزرگوں کا ملک وملت کی تعمیر وترقی میں بڑا اہم کردار رہا ہے، ان کے لاکھوں مریدین ملک وبیرون ملک میں پھیلے ہوئے ہیں، اللہ تعالیٰ نے لاکھوں لوگوں کو یہاں کے بزرگوں کے ذریعہ ہدایت کی روشنی عطاء فرمائی ہے، اور روحانی بیماریوں سے نجات دلائی ہے۔ ہر آڑے وقت میں خانقاہ سے ملت کی رہنمائی ہوئی ہے، اور یہاں کے بزرگوں نے ملک وملت کی سرخروئی کے لیے جان ومال سب کچھ قربان کیا ہے۔

ماہ ربیع الاول کو سیرت نبویؐ کی تشہیر کے طور پر منائیں: امارت شرعیہ

قائم مقام ناظم امارت شرعیہ مولانا محمد شبلی القاسمی کی صدارت میں ماہ ربیع الاول کو سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی تشہیر کے مہینے کے طور پر منانے کے تعلق سے ایک اہم مشاورتی نشست میٹنگ روم امارت شرعیہ میں مورخہ ۲۳/اکتوبر ۲۰۱۹ء کو منعقد ہوئی جس میں امارت شرعیہ کے ذمہ داران وکارکنان نے شرکت کی۔ اس میٹنگ میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے مولانا محمد شبلی القاسمی صاحب نے سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی اہمیت اور آج کے ماحول میں اس کی ضرورت واہمیت کو بیان کیا، انہوں نے کہا کہ سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام پر چل کر ہی دنیا میں امن وسکون اور اخوت ومحبت کا ماحول قائم کیا جا سکتا ہے۔ ربیع الاول کا مہینہ شروع ہونے والا ہے۔ یہ وہ مہینہ ہے جس میں رسول اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ساری انسانیت کے لیے رحمت بن کر تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوری دنیا کو ہدایت، امن، سکون اور محبت وانصاف کا راستہ دکھایا۔ دنیا سے ناانصافیوں، ظلم وستم اور نفرت وعداوت کا خاتمہ کیا۔ ربیع الاول کے اس مبارک مہینہ کا تقاضا ہے کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور آپ کی تعلیمات کو یاد کریں اور ان پر عمل پیرا ہونے کا عزم مصمم کریں۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام انسانوں کو حسن اخلاق، آپسی بھائی چارہ، تمام انسانوں سے محبت، رشتہ داروں، پڑوسیوں اور اللہ کے تمام بندوں سے بلاتفریق مذہب وملت محبت کرنے کا حکم دیا اور جھگڑا فساد اور قتل وغارت گری سے دور رہنے کا پیغام دیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات ایسی ہیں کہ ان پر عمل کرنے سے دنیا امن وسکون کا گہوارہ بنے گی۔ ہم سب کو چاہئے کہ آپ صلی اللہ علیہ کی سیرت اور آپ کی احادیث پڑھیں، ان کو یاد کریں، ان پر عمل کریں اور جہاں تک ہوسکے اپنے بھائیوں، دوستوں، گھر والوں اور متعلقین تک پہونچانے کی کوشش کریں، غیر مسلم بھائیوں تک بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام امن وانصاف کو پہونچائیں۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ ہم اس پورے مہینے کو سیرت نبوی کی تشہیر کے مہینے کے طور پر منائیں۔

آپؐ کی سیرت تمام انسانوں سے محبت، ان کی خدمت اور حاجت روائی کی ہے، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عام لوگوں کے راستہ کو تنگ رکھنے اور اس کو گندہ کرنے سے اور اس پر تکلیف دہ چیز ڈالنے سے بھی منع فرمایا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سماج کے کمزور افراد، بچوں، عورتوں، مزدور، غلام، ضعیف، اپاہج، مسکین، یتیم، بیمار اور پریشان حال افراد کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید کی اور عملی طور پر ان کے ساتھ بہتر برتاؤ کر کے تمام انسانوں کے لیے سب سے بہتر نمونہ پیش کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان کا تقاضہ ہے کہ آپ کی مکمل اطاعت کی جائے، اور آپ کی سیرت پر مکمل عمل کیا جائے اور اسے عام کیا جائے اسی سے دنیا میں امن وامان پیدا ہوگا اور یہ سماج اور معاشرہ خوشحال بھی بنے گا اور دنیا پیار ومحبت کا گہوارہ بنے گی۔

اس مہم کو عملی جامہ پہنانے کے لیے مندرجہ ذیل تجاویز منظور ہوئیں

۱۔ شہر پٹنہ اور اس کی اطراف کی مسجدوں میں مسلسل سیرت نبوی کے مختلف پہلوؤں پر ائمہ کرام اور علماء کا خطاب ہو اس کا عنوان ''موجودہ حالات میں سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی اہمیت اور ضرورت'' منتخب کیا گیا ہے۔ سیرت کی ان مجلسوں میں جہاں پردے کے ساتھ خواتین کے اجتماع کا نظم ہوسکتا ہو وہاں خواتین کو بھی شریک کیا جائے۔

۲۔ امارت شرعیہ کے ہفتہ وار ترجمان نقیب کا خصوصی شمارہ ''سیرت نمبر'' شائع کیا جائے اور اس میں سیرت نبوی کے مختلف پہلوؤں پر جامع مضامین شائع کیے جائیں۔ اس سلسلہ میں درج ذیل چیزیں بھی مفید رہیں گی۔

(۱) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ سے متعلق مختلف واقعات خاص طور پر انسانی حقوق، امن وسکون، تحمل ورواداری اور عورتوں وبچوں کے حقوق وغیرہ سے متعلق امور اور ان سے حاصل ہونے والے نتائج اور اثرات پر جلسے، سیمینار، سمپوزیم کا انعقاد کیا جائے اور غیر مسلم بھائیوں کو بھی اس میں مدعو کیا جائے۔

(۲) سیرت کے موضوع پر چھوٹے چھوٹے کتابچے اردو، ہندی اور انگریزی میں چھپوا کر مسلم وغیر مسلم بھائیوں تک پہونچایا جائے اور مطالعہ کے بعد منعقد کسی مجلس میں ان کو مدعو کر کے حیات مبارکہ پر بولنے کا موقع دیا جائے۔ (۳) سوشل سائٹس اور نیٹ ورک کا بھی استعمال کیا جائے اور اسلام کی صحیح اور سچی تعلیمات کو اس کے ذریعہ لوگوں تک پہونچایا جائے۔ اگر کوئی منفی بیان ہے تو اس کا بھی جائزہ لیا جائے اور توازن، اعتدال اور مثبت اسلوب میں اس کا جواب دیا جائے۔ (۴) علماء وائمہ جمعہ ودیگر مجلسوں میں اسلام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ پر موثر تقریریں کریں، تاکہ مسلمان اپنی زندگی کو نبوی سانچے میں ڈھالنے کی سعی کریں اور ان کے اندر داعیانہ کردار پیدا ہوسکے۔ (۵) موجودہ حالات میں مدارس، مکاتب، اسکول اور مختلف اداروں کے ذمہ داروں سے بھی اپیل کرنی چاہئے کہ سیرت کے موضوع پر پروگرام منعقد کریں اور طلبہ وطالبات اس موضوع پر تیاری کر کے تقریر کریں۔ (۶) ملک کے مختلف جریدوں اور اخبارات ورسائل میں سیرت پاک کے مختلف گوشوں پر مضامین شائع کرائیں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کریں۔ بہتر ہوگا کہ وہ سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر خصوصی شمارہ شائع کریں، جس میں موجودہ دور کے مسائل عدم رواداری اور تشدد کی جگہ تحمل وامن کے نبوی ارشادات اور واقعات کو پیش کریں۔

اس میٹنگ کا آغاز مولانا اسعد اللہ قاسمی صاحب کی تلاوت سے ہوا، میٹنگ میں مولانا مفتی سہیل احمد قاسمی، مولانا مفتی وصی احمد قاسمی، مولانا مفتی محمد انظار عالم قاسمی، مولانا مفتی سعید الرحمٰن قاسمی، مولانا سہیل اختر قاسمی، مولانا عبد الباسط ندوی، جناب مرزا حسین بیگ جناب سمیع الحق مولانا رضوان احمد ندوی، مولانا محمد ابوالکلام شمسی، مولانا محمد ارشد رحمانی، مولانا احمد حسین قاسمی جناب مشتاق احمد صاحب، مولانا شہنواز احمد مظاہری، مولانا راشد العزیزی ندوی مولانا سید محمد عادل فریدی نے شرکت کی۔

کمپیٹشن کے اس دور میں مثالی جد وجہد اور محنت کی ضرورت / محمد شبلی القاسمی

کمپیٹشن کے اس دور میں وہی لوگ ترقی کی شاہراہ پر پہونچتے ہیں جو اپنی صلاحیت اور عمل وکردار کے اعتبار سے بلند وبالا ہوتے ہیں، آپ بھی اس تقابل میں آگے بڑھنے کی کوشش کیجئے اور ہر جہت سے خود کو بنانے اور سنوارنے کی جد وجہد میں لگ جایئے، ان خیالات کا اظہار امارت شرعیہ کے قائم مقام ناظم حضرت مولانا محمد شبلی القاسمی صاحب نے امارت شرعیہ کے شعبہ آئی ٹی آئی ایف سی آئی پھلواری شریف کے طلبہ کے ایک اجتماع سے کیا، انہوں نے طلبہ کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ وقت کی قدر کیجئے جو لوگ وقت کا صحیح مصرف نکالتے ہیں وہ منزل تک آسانی سے پہونچ جاتے ہیں اور جو وقت کو ضائع کرتے ہیں وہ مقصد سے بہت پیچھے رہ جاتے ہیں، کتابوں کا مطالعہ اور درسگاہ میں پابندی سے حاضری، سبق کو پوری توجہ اور دلجمعی اور طلب کے جذبہ سے سننے سے علم کے بند دروازے کھلتے ہیں اور ان کے لیے آگے کی منزلیں آسان ہوجاتی ہیں اس راہ میں کچھ دقتیں اور پریشانیاں بھی ہوں گی، ذہن اور مزاج کے خلاف باتیں بھی، ان سبھوں سے صرف نظر کر کے نشانے کو متعین کر کے آگے بڑھنے کی کوشش کیجئے، اچھا انسان مثالی انسان ہوتا ہے وہ سماج اور معاشرہ کے لیے بھی مشعل راہ ثابت ہوتا ہے، جب آپ اپنے اخلاق وکردار کو سنت وشریعت کے سانچے میں ڈھالیں گے تو سماج میں آپ کی قدر ہوگی اور لوگ آپ سے نشان منزل طے کرائیں گے آپ عمر کے جس مرحلہ میں ہیں آپ کی توجہ آپ کو بلند بنادے گی اور آپ کی بے توجہی بلندی کی راہیں بند کردے گی امارت شرعیہ یہ چاہتی ہے کہ ملت کے نوجوانوں کا مستقبل روشن اور تابناک ہو اس لیے امارت شرعیہ اس طرح کے ادارے کھولتی ہے، آپ کی کامیابی ہماری اور ملت کی کامیابی ہے آپ کے پیچھے آپ کا پورا خاندان ہے آپ کامیاب ہوں گے تو پورا خاندان آپ سے راحت پائے گا اس لیے اپنی ذمہ داریوں کو سمجھئے اور وقت کی قدر کیجئے۔ مولانا سہیل احمد ندوی سکریٹری جنرل امارت شرعیہ ایجوکیشنل اینڈ ویلفئر ٹرسٹ نے طلبہ سے نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ ہنرمند انسان کی ہر جگہ قدر ہوتی ہے اور علم کے میدان میں باوزن ہوتا ہے اور بے ہنر بے وزن ہوتا ہے اس کی کوئی قدر ومنزلت نہیں ہوتی، آپ ایک ایسے ادارے میں تعلیم وہنر سے آراستہ ہونے آئے ہیں جہاں تعلیم کے ساتھ ساتھ تربیت کا بھی نظام ہے آپ اپنا پورا وقت فکرمندی ودلجمعی کے ساتھ لگائیں۔ یقین مانیں کہ جو اپنی خفیہ اور پوشیدہ صلاحیت کو بروئے کار لاتے ہیں اس کے لیے ترقی فرش راہ بنتی ہے اور کامیابی اس کی قدم بوسی کرتی ہے؛ اس کے لیے ضروری ہے آپ کے حاضری کا تناسب بہتر ہو اور جو کچھ کلاس میں استاذ بتلائیں آپ انہیں پوری توجہ اور یکسوئی کے ساتھ سنیں، ضروری نوٹ بھی تیار کریں اور پھر کلاس کے بعد مطالعہ گاہ میں غور سے اس کو پڑھیں، امارت شرعیہ کے عصری تعلیم گاہوں کے نظام کا مقصد یہ ہے کہ آپ یہاں دینی تعلیم کے بنیادی مبادیات سے بھی واقف ہوں تاکہ زندگی کے میدان میں ایک بامقصد امت کی حیثیت سے زندگی گزار سکیں، آخر میں یہ نشست امارت شرعیہ کے قائم مقام ناظم حضرت مولانا محمد شبلی القاسمی کی دعاء پر اختتام کو پہونچی۔

Volume:59/69,Issue:41 Printed & Published by Sohail Ahmad Nadwi, on behalf of Imarat Shariah Phulwari Sharif, Patna, Printed at Azimabad Printers, R.C.F./105, Ground Floor, B.H. Colony, Bhootnath Road, Kankarbagh, Patna-800026 and Published from Naqueeb Office Imarat Shariah, Phulwari Sharif, Patna-801505, Editior: (Mufti) Mohammad Sanaul Hoda (Quasmi)

LEADING URDU JOURNAL OF IMARAT-E-SHARIAH
BIHAR ORISSA JHARKHAND

NAQUEEB *WEEKLY*

PHULWARI SHARIF,PATNA 801505

SSPOS PATNA Regd.No.PT 14-6-18-20
R.N.I.N.Delhi,Regd No-4136/61

عدل وانصاف فقط حشر پہ موقوف نہیں
زندگی خود بھی گناہوں کی سزا دیتی ہے
(نامعلوم)

ہندوتہذیب کے پس پردہ آرایس ایس کا ایجنڈا

ڈاکٹر محمد منظور عالم

ہندوستان شروع سے مختلف تہذیبوں کا سنگم رہا ہے،اوریہی ہندوستان کی خوبصورتی اور شناخت بھی ہے۔اسی بنیاد پرشروع سے آج تک ہندوستان کو دنیا بھر میں اہمیت اوراثر ورسوخ حاصل ہے تاہم آج ہندوستان کی یہ شناخت ،خوبصورتی اور خصوصیت ختم کرنے کی سازش ہورہی ہے۔مکمل منصوبہ بندی کی جارہی ہے۔آرایس ایس اورسنگھ پریواراس حوالے سے مسلسل سرگرم ہے،اپنے ایجنڈے کو پایہ تکمیل تک پہونچانے کیلئے اس نے یہ شوشہ چھوڑنا شروع کردیا ہے کہ ہندوستان کے تمام شہری ہندو ہیں،سب کی تہذیب اور ثقافت ہندتو ہے۔ ہندو کسی مذہب اور عقیدہ کا نام نہیں ہے بلکہ یہ ایک تہذیب اور کلچر ہےاور جتنے ہندوستانی ہیں سب کی تہذیب یہی ہے۔حال ہی میں آرایس ایس کے سربراہ موہن بھاگوت کا بھی یہی بیان سرخیوں میں ہےجس میں انہوں نے مختلف تہذیب اور کلچر کے سنگم ہندوستان کے بارے میں یہ دعوی کردیا کہ سبھی کی تہذیب ایک ہےاوروہ ہندو ہے۔

موہن بھاگوت کا یہ دعوی بے بنیاد،غلط اورحقائق کے بالکل خلاف ہے۔کبھی بھی تمام ہندوستانیوں کی تہذیب ایک نہیں رہی ہے۔ کیونکہ ہرامت یا قوم کا اپنی زندگی کے بارے میں ایک خاص نقطہ نظر ہوتا ہے،جیسا کہ سرمایہ دار جس نظر سے عورت کو دیکھتا ہے مسلمان عورت کواس نظر سے نہیں دیکھتا،سرمایہ دارعورت کواس نظر سے دیکھتا ہے کہ ایک خوبصورت مخلوق (یا چیز) ہےاوراس سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے،جبکہ مسلمان عورت کواس نظر سے دیکھتا ہے کہ یہ آبرو ہےاس کی حفاظت اورعزت لازمی ہے،یوں ہرامت کا اپنا ایک خاص نقطہ نظر ہوتا ہے وہ افعال اوراشیاء پر اپنے نقطہ نظر کے مطابق ہی حکم لگاتی ہے جودوسری امتوں اوراقوام سے مختلف ہوتی ہے،اسی نقطہ نظر کی بنیاد پر دنیا میں مختلف تہذیبوں کا جنم ہوا کیونکہ زندگی کے بارے میں انسانوں کے نقطہ نظر مختلف ہیں،اسی لیے کسی مسلمان کے لیے کسی اورامت کی تہذیب کواختیار کرنا جائز نہیں۔

جبکہ تمدن محسوس ہونے والی مادی اشکال کو کہا جاتا ہے جیسے ریل گاڑی، جہاز،کمپیوٹر، گاڑی وغیرہ،اس لیے تمدن کسی امت جیسے یہودی،عیسائی،مسلمان یا ہندؤں کے ساتھ خاص نہیں ہوتا ہے، بلکہ تمدن میں تمام امتیں ایک دوسرے کی محتاج ہوتی ہیں ایک دوسرے کے ایجادات سے فائدہ اٹھاتی ہیں،سائنس اورٹیکنالوجی میں ایک دوسرے سے استفادہ کرتی ہیں،اسلام نے تمدن کوکسی بھی مصدراور ذریعے سے حاصل کرنے کی اجازت دی ہے،اس کا کسی دین یا عقیدے سے کوئی تعلق نہیں،اس میں تمام انسانوں کی محنت شامل ہےخواہ وہ موجود انسان ہوں یا سابقہ اور چاہے مسلمان ہوں یا غیر مسلم۔

تہذیب اورتمدن کے درمیان اس واضح فرق کوذہن نشیں کرلینے کے بعد ہم موہن بھاگوت کے بیان اورآرایس ایس کے ایجنڈا کا جائزہ لیتے ہیں۔جنوبی ہندوستان کے باشندوں کی تہذیب شروع سے الگ ہے،ان کے یہاں شادی بیاہ،خریدوفروخت اور دیگر معاملات کا طریقہ الگ ہے،شمالی ہندوستان میں شادی بیاہ اور دیگر امور کا طریقہ الگ ہے۔آسام والوں کی زندگی کا انداز الگ ہے۔ بنگالی عوام کے کھانے پینے،رہنےسہنےاورشادی بیاہ کا طریقہ دوسروں سے مختلف ہے،اس کے علاوہ متعدد علاقوں اورخطوں میں زندگی جینے کا انداز ایک دوسرے سے منفرد ہے۔مذہبی نقطہ نظر سے بھی یہاں شدید اختلاف ہے۔مسلمانوں کے درمیان شادی بیاہ،طلاق، لین دین، کھانا پینا اور دیگر چیزیں اوروں سے مختلف اور اسلامی شریعت کے مطابق ہوتی ہے۔سکھوں کے یہاں ان چیزوں کا طریقہ الگ ہے۔جین مت، بدھ مت اور دیگر مذاہب کے ماننے والوں کا طریقہ الگ ہے۔ ہندومت کے درمیان مختلف سماج اور طبقات ہیں جن کے یہاں شادی بیاہ کی رسم وراج میں بہت زیادہ فرق ہے۔ایک محلّہ اور گاؤں ہونے کے باوجود ہندوسماج سے تعلق رکھنے والوں کے یہاں شادی کا طریقہ مختلف ہوتا ہےاور مسلمانوں کے یہاں شادی اورزندگی جینے کا طریقہ الگ ہوتا ہےان سب کے باوجود یہ دعوی کرنا کہ تمام ہندوستانیوں کی تہذیب ایک ہے سراسر مضحکہ خیز، بے بنیاداور سفید جھوٹ ہے۔تمدن کے حوالے سے یہ دعوی درست ہے کہ سبھی ہندوستانیوں کا ایک ہے، جیسے تاج محل سبھی ہندوستانیوں اور پوری دینا کیلئے محبت کی علامت ہے،سبھی اس سے استفادہ کرتے ہیں۔موبائل کا موجد عیسائی ہے یا مسلمان اس سے قطع نظروہ سبھی کی ضرورت ہےاوریہی چیزیں تمدن ہیں۔

آرایس ایس سربراہ موہن بھاگوت ہندوکوایک تہذیب بتارہے ہیں جبکہ یہ ایک مذہب ہے۔شروع میں یہ سناتن دھرم تھا، بعد میں ہندومت کے نام سے جانا جانے لگا،اب ہندومت ایک دھرم اور مذہب ہے،اس کی مذہبی کتابیں،ان کا عقیدہ ہے،اس مذہب کی ایک تہذیب ہے۔ان کی عبادت گاہیں ہیں،اس کے ماننے والوں کی زندگی گزارنے کا انداز منفرد ہے۔اس لئے اس کو مذہب کے بجائے محض تہذیب کہنا سراسر غلط اور بے بنیاد ہے۔مذہب اورتہذیب کے درمیان گہرا رشتہ بھی پایا جاتا ہے۔ ہر مذہب کے ماننے والوں کی اس مذہب سے وابستہ تہذیب ہے۔

آرایس ایس کا بنیادی ایجنڈا ہندتوا کا فروغ اور ہندو مذہب کی تشہیر ہے،اس کے عزائم میں سرفہرست ہندوستان کو ہندوراشٹر بنانا اور تمام شہریوں کو ہندو مذہب سے جوڑنا ہے۔ ہندوستان کے آئین پرآرایس ایس کوبھی بھروسہ نہیں رہا اور نہ ہی اس نے اسے تسلیم کیا ہے۔ ہندوستان کی آزادی میں آرایس ایس کا کبھی کوئی رول نہیں رہا،انگریزں کیلئے یہ جاسوسی کرتے تھے،مجاہدین آزادی کو یہ اپنا دشمن مانتے ہیں،جن لوگوں نے ملک کوآزاد کرایا، ہندوستان کو ایک سیکولراسٹیٹ بنایا انہیں یہ ملک دشمن قرار دے رہے ہیں۔مہاتما گاندھی کا قتل اسی تنظیم کے ایک رکن ناتھورام گوڈسے نے کیا تھا جس کی آرایس ایس نے کبھی بھی مذمت نہیں کی اوراب تو گوڈسے کو دیش بھکت کہا جانے لگا ہے ممکن ہے جس طرح آج ساورکر کیلئے بھارت رتن کی تجویز پیش کی جارہی ہے کل ہوکر گوڈسے کوبھی ملک کا یہ سب سے اعلی شہری اعزاز دے دیا جائے۔آرایس ایس کا بنیادی ایجنڈا ہندوراشٹر کا قیام ہے۔اسی مقصد کو پایہ تکمیل تک پہونچانے کیلئے آرایس ہندومت کوایک مذہب کے بجائے ایک تہذیب قرار دے رہی ہےاور تمام ہندوستانیوں کو اس سے جوڑ رہی ہے تا کہ ہندوراشٹر کا راستہ صاف ہوجائے، اس مشن اور مقصد پر کوئی اعتراض نہ کیا جائے،کوئی اس پرسوال نہ اٹھائے اورملک ایک سیکولراسٹیٹ کے بجائے مذہبی ریاست میں تبدیل ہوجائے۔

یہاں یہ جائزہ لینا بھی ضروری ہے کہ دنیا میں سیکولراسٹیٹ زیادہ کامیاب ہیں یا مذہبی ریاستیں۔ تجزیہ بتاتا ہے کہ جن ملکوں کی بنیاد سیکولرزم اور جمہوریت پر ہے وہاں ترقی ہورہی ہے،ان ملکوں میں عوام کومکمل آزادی اور خودمختاری حاصل ہے۔ ہندوستان کی بھلائی اور کامیابی بھی اسی میں ہے کہ اس کا سیکولر مقام برقرار رہے، جمہوریت قائم رہے ،تمام مذاہب کویکساں حیثیت حاصل رہے۔

آرایس ایس کو یہ بھی واضح کرنا چاہیے کہ اگر ہندوایک تہذیب کا نام ہےجس کا مذہب سے کوئی تعلق نہیں تو پھراس مذہب کا نام کیا ہےجس سے خودکو جوڑتے ہیں، دلتوں کے بارے میں کیوں کہتے ہیں کہ وہ ہندو ہیں۔آدی واسی سپریم کورٹ میں مقدمہ لڑرہے ہیں کہ ہمیں ہندو مذہب میں شامل نہیں کیا جائے۔اگرآرایس ایس کا یہ دعوی ہے کہ ہندو مذہب نہیں ہے بلکہ یہ تہذیب ہےاوراس میں سکھ،عیسائی اور مسلمان سبھی شامل ہیں تو پھروہ مسلمانوں اور دیگر اقلیتوں کے خلاف مذہب کی بنیاد پرنفرت کی مہم کیوں چلاتی ہے؟، ہندومسلمان کی بات کیوں کرتی ہے؟ ،کیوں پورے ہندوستانیوں کی بات نہیں کرتی ہے؟۔حال ہی میں بی جے پی نے کہا ہے کہ ہم سٹیزن شپ ترمیمی بل لارہے ہیں جس میں مسلمانوں کے علاوہ پڑوسی ملکوں سے تعلق رکھنے والے تمام مذاہب کے ماننے والوں کو شہریت دئے جانے کا اختیار حاصل ہوگا سوال یہ ہے کہ اگرآرایس ایس تمام ہندوستانیوں کوایک مانتی ہےتو پھر یہ تفریق کیوں؟۔مسلمانوں کوشہریت بل میں شامل کیوں نہیں کیا جارہا ہے؟ ماب لنچنگ اورہجومی تشدد میں مسلمانوں پرحملہ کیوں ہورہا ہے؟۔ جب مسلمانوں کے خلاف حملہ ہوتا ہے۔ان کے خلاف تشدد ہوتا ہےتو اس وقت آرایس ایس یہ کیوں نہیں کہتی ہے کہ سبھی ایک ہیں،سب کے سب ہندو ہیں،ان کے درمیان کوئی تفریق نہیں ہے،ان پر حملہ کرنا غلط ہے۔سچائی یہ ہے کہ آرایس ایس کے ایجنڈا،منصوبہ اور جس چیز کا وہ اظہار کررہے ہیں اس کے درمیان واضح تضاد ہے۔آرایس ایس کی باتوں میں حقائق کی خلاف ورزی ہے۔ ہندوایک مذہب ہے۔تمام ہندوستانیوں کی تہذیب نہ کبھی ایک تھی اور نہ آئندہ ایسا ممکن ہے۔ ہندوستان کی خصوصیت یہی ہے کہ یہاں ایک ساتھ مختلف تہذیب اورالگ الگ مذہب کے ماننے والے رہتے ہیں۔

نقیب کے خریداروں سے گذارش

اگراس O دائرہ میں سرخ نشان ہے،تواس کا مطلب ہے کہ آپ کی خریداری کی مدت ختم ہوگئی ہے۔ براہ کرم فوراً آئندہ کے لیے سالانہ زر تعاون ارسال فرمائیں،اورمنی آرڈر کوپن پراپنا خریداری نمبرضرور لکھیں،موبائیل یافون نمبراور پتے کے ساتھ پن کوڈ بھی لکھیں۔مندرجہ ذیل اکاؤنٹ نمبر پرڈائرکٹ بھی سالانہ یاششماہی زرتعاون اور بقایہ جات بھیج سکتے ہیں،رقم بھیج کردرج ذیل موبائل نمبر پرخبر کردیں۔

A/C Name: THE NAQUEEB, A/C No: 10331726168
Bank: SBI, Branch J.C. Road, Patna, IFSC Code: SBIN0001233
Mobile: 9576507798

نقیب کے شائقین کے لئے خوشخبری ہے کہ اب نقیب مندرجہ ذیل سوشل میڈیا اکاؤنٹس پرآن لائن بھی دستیاب ہے۔

Facebook Page: http//@imaratshariah
Telegram Channel: https://t.me/imaratshariah

اس کے علاوہ امارت شرعیہ کے آفیشل ویب سائٹ www.imaratshariah.com پربھی لاگ ان کرکے نقیب سے استفادہ کرسکتے ہیں۔مزید مفید دینی معلومات اورامارت شرعیہ سے متعلق تازہ خبریں جاننے کے لئے امارت شرعیہ کے ٹویٹر اکاؤنٹ imaratshariah@ کو فالو کریں۔

(مینیجر نقیب)